تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

THE ALFAZL QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶۷	مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۲۸ء	یوم جمعہ	مطابق ۲ر رمضان ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۱ر فروری معہ اہل بیت دارالامان تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

اس سال بھی رمضان المبارک میں سارے قرآن مجید کا درس ہوگا۔ جو اصحاب فائدہ اٹھانا چاہیں۔ ان کیلئے اچھا موقعہ ہے۔

۲۰ر فروری بعد از نماز عشاء زیر انتظام ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہائی سکول کے ہال میں مشاعرہ ہوا۔ صدر مشاعرہ جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب تھے۔ بہت سے احباب نے طرحی اور غیر طرحی نظمیں پڑھیں۔ جناب صدر نے بھی اپنا غیر طرحی کلام سنایا۔

ایک مخلص احمدی کا انتقال

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:

۲۱ر فروری۔ افسوس میرے ماموں سیٹھ الہ دین بھائی ابراہیم صاحب کا جو جماعت احمدیہ کے نہایت مخلص ممبر تھے۔ پیر کی رات کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احمدیہ جماعتوں سے ان کا جنازہ پڑھنے اور دعاء مغفرت کرنے کی درخواست ہے۔

ہمیں اس خبر سے نہایت افسوس ہوا۔ ہم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے مرحوم چچا صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احمدیہ جماعتیں ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایک سو تیرہ افریقن حلقہ بگوش اسلام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے کام سب کے سب بخوبی چل رہے ہیں۔ گو مالی مشکلات کا سامنا اور بت پرستی و عیسائیت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے ایک نہایت ہی طوفانی سمندر کا مقابلہ ہے۔ مگر الحمد للہ والمنتہ۔ حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ بھائیوں کی دعاؤں سے ہماری کشتی باوجود طوفان کفر کی لہروں کے تیرتی چلی جا رہی ہے۔ مدرسہ۔ مردوں اور عورتوں میں درس تقریریں۔ تبلیغی دورے۔ ڈاک کے ذریعہ اسباق القرآن والحدیث خطوط کے ذریعہ تبلیغ مبلغین کلاس۔ جگہ بہ جگہ تبلیغی جلسوں کا انعقاد۔ غرض سب کے سب کام چلتے جا رہے ہیں۔ آپ اور بھی کثرت سے دعائیں فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے دین قویم کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے

ایام زیر رپورٹ میں ۱۱۳ نفوس عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ عیسائیوں۔ بت پرستوں اور غیر احمدیوں سے آئے ہیں۔ اور بعض ان میں سے ان لوگوں میں سے بھی ہیں۔ جو کسی وقت ہم سے روٹھ کر الگ ہو گئے تھے۔ مگر خدا نے اب ان کو سمجھ دیدی۔ اور پھر واپس آنے کی توفیق بخشی۔

.... میں اللہ تعالےٰ نے عاجز کی خط و کتابت سے ایک نیا بھائی عطا کیا ہے۔ جو اپنے اخلاص میں بہت سے پہلے لوگوں سے آگے بڑھا ہوا ہے۔ اور تبلیغ کا جوش اپنے اندر ایسا رکھتا ہے۔ کہ احمدی ہوتے ہی پہلے احمدی صاحب کے ساتھ مل کر باقاعدہ پروگرام تبلیغ کا تیار کر کے کام شروع کر دیا ہے۔ اور سعادت ان کے اندر ایسی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نام کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ لکھتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کی کتاب .... نے وہاں پر ایسا زہر پھیلایا ہوا ہے۔ کہ مخالفین ان کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنا کام کئے جا رہے ہیں۔ آخر خدا تعالےٰ وقت لائے گا۔ جب لوگ سمجھ جائیں گے۔ میں نے آئینہ صداقت کے چند نسخے ان کو بھیجے ہیں۔ اللہ تعالےٰ .... کے زہر کا ازالہ کرنے کا سبب بنائے۔ احباب اس مخلص نوجوان کے لئے بہت بہت دعا فرمائیں۔ ان کی رپورٹیں حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجدی گئی ہیں۔

نائیجیریا کے احباب سے بھی خط و کتابت کی جاتی ہے۔ تاکہ ان کا تعلق پختہ رہے۔ سکول اللہ تعالےٰ کے فضل سے خوب ترقی ...

ماہ رمضان المبارک آگیا

ایک ہزار مسجد میں الفضل!

برادران کرام! السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ

مبارک مہینہ رمضان شریف کا آگیا جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ سے زیادہ خیرات فرماتے تھے۔ ان کے اتباع میں ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ہر قسم کی نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہمارے پاس سب سے قیمتی خزانہ وہ معارف و حقائق ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بروز وظل حضرت نبی اکرم صلعم کی وساطت سے ملے۔ اس خزانے کے لٹانے کے لئے ان مبارک ایام سے بڑھکر کون سے دن ہو سکتے ہیں۔ آؤ سلسلہ احمدیہ کے آرگن الفضل کو ہم کم از کم ایک ہزار مساجد میں پہنچا دیں ہر ایک سیکرٹری تعلیم و تربیت ہر ایک سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ ہر ایک سیکرٹری انجمن۔ ہر ایک سلسلہ احمدیہ کے پر جوش ممبر کا فرض ہو۔ کہ وہ اپنی اپنی بستی اپنے اپنے شہر کی مسجدوں کی ایک فہرست بنائے۔ اور اس مسجد کے امام صلوٰۃ کا نام لکھے۔ اور اپنے قرابت داروں سے تھوڑا تھوڑا چندہ کر کے کچھ رقم جمع کرے۔ اور خود بھی اس کار خیر میں حصہ لے۔ یہ رقم ہمیں مع اس فہرست کے پہنچا دی جائے۔ تاکہ ہم اس مسجد کے امام صلوٰۃ (یا جس کا نام دیا جائے۔ اور جو خود پڑھنے اور دوسروں کو سنانے کا اقرار کرے) کے نام الفضل تین ماہ کے لئے مفت جاری کر دیں۔

ہم کارخانہ الفضل کی طرف سے اس بارے میں یہ رعایت دے رہے ہیں۔ کہ ایک تو ۳ ماہ کا چندہ بجائے دو روپے کے ڈیڑھ روپیہ لیا جائے گا۔ دوم چندہ بھی پیشگی طلب نہیں کرتے۔ بلکہ تین ماہ کے اندر اندر ادا کر دینے کا حتمی وعدہ جماعت احمدیہ کے معتمد کی طرف سے کیا جائے

احباب کرام تھوڑی سی ہمت سے ہاں اس ہمت و جوش سے کام لیں جس سے انہوں نے آج تک بڑے بڑے کام کئے ہیں تو الفضل ایک ہزار مساجد میں پہونچ سکتا ہے۔ اور اس طرح خدا کا وہ مقدس پیغام جس میں دنیا والوں کی نجات اور بہبودی ہے۔ کئی ہزار بلکہ لاکھو تک اسی ماہ رمضان میں پہونچ جائے گا۔ اور آپ اپنے فرض دعوۃ و تبلیغ کا ایک حصہ ادا کر کے خدا کا شکر بجا لائیں گے

میں امید کرتا ہوں کہ یہ تحریک مقبول عام ہوگی۔ والسلام

نیاز مند مہتمم طبع و اشاعت قادیان

نظم

شگوفہ بہار

(از جناب قاضی اکمل صاحب)

میری بالیدگیٔ روح کا موجب تری یاد
اے خوشا یاد کہ جس سے دل ناشاد ہے شاد
تم جو کرتے ہو۔ بجا کرتے ہو۔ جو کہتے ہو "حق"
قول و فعل و حرکت پر ہے ترِ دل سے صاد
ذرّے ذرّے سے ہوا نعرۂ توحید بلند
تیرے جوگی نے بجایا جو بیابان میں ناد
گالیاں دیتے ہیں دیں۔ میرا بگڑتا کیا ہے
یہ تو ایمان کی کھیتی کے لئے ہے اک کھاد
حُسنِ یکتا کو مرے عشق کی پرواہی نہیں
لبِ شیریں نے نہ دی کوہکنی کی کچھ داد
نہ اِدھر سے کوئی شکوہ نہ اُدھر سے پیغام
بزم کی بزم ہے خاموش۔ پڑی کیا افتاد
دل کی اس جنسِ گرامی کے خریدار کہاں
اب تو بازارِ محبت میں ہے کچھ رنگِ کساد
دشنۂ جور سے رنگیں ہے قبائے مظلوم
لالہ زار ہے سنت پدیدار بہ بستانِ مراد
اس شفق نے یہ خبر دی کہ سحر ہو بھی چکی
طلعتِ شمس ہے نزدیک برنگِ معتاد
نجد میں محمل لیلےٰ سے صدا آتی ہے
کچھ حریفوں نے اڑائی ہے خبر بے بنیاد
حسن غازی بھی وہی۔ عشق ایازی بھی وہی
وہی مَے ہے۔ وہی ساقی ہے۔ وہی ہی استاد
کس نے کھڑکائی ہے زنجیر۔ وہ کیوں پوچھتے ہیں
کون ہو سکتا ہے جز بندۂ خانہ برباد
درِ جاناں پہ صدائیں دئے جاؤ اکمل
اس طرف بھی نگہِ لطف ہو۔ خانہ آباد

سالانہ جلسہ کی تقریریں!

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر جو تقریریں فرمائی تھیں۔ وہ مرتب ہو رہی ہیں۔ دفتر بکڈپو کا ارادہ ہے۔ کہ احمدیہ کانفرنس کے موقعہ تک تقریریں شائع کر دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۲۸ء

آریہ سماج کا خطرناک پراپیگنڈا

یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ آریہ سماج کوئی مذہبی جماعت نہیں۔ بلکہ ایک سیاسی گروہ ہے۔ جس کا مقصد ہندوستان میں انقلاب پیدا کر کے ہندو راج قائم کرنا ہے۔ "ستیارتھ پرکاش" میں ایسے احکام موجود ہیں۔ جن سے بانی آریہ سماج نے اپنے پیرووں میں حکومت وقت کے خلاف منافرت کے جذبات کا بیج بویا ہے۔ اور اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی تلقین کی ہے۔

چنانچہ ایک طرف تو آریوں کو یہ سکھایا گیا ہے۔ کہ

"جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ آ کر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے"۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۰۔ صفحہ ۳۰۵)

اور دوسری طرف یہ تلقین کی گئی ہے۔ کہ

"بے علم ہزاروں۔ لاکھوں۔ کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں۔ تو وہ کبھی تسلیم نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ جو لوگ پیدائش سے ہی برہم چریہ اور راست گوئی وغیرہ کے عہد سے یا ودیا کی تعلیم اور وچار سے محروم مثل شودر کے چلے آتے ہیں۔ ایسے ہزاروں شخصوں کی جماعت بھی انجمن نہیں کہلاتی"۔
(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۶)

اس کے علاوہ آریہ سماج نے شدھی وغیرہ کی جو تحریکیں شروع کر رکھی ہیں۔ ان سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ یہ ہر اس کام کو نہایت سرگرمی اور جوش و خروش سے شروع کر دیتے ہیں۔ جو ان کے لئے سیاسی طور پر مفید ہو۔ خواہ وہ ہندو دھرم کے منافی یا مخالف ہی کیوں نہ ہو۔

چنانچہ ہندو عمائد و جرائد کے بیانات جن کا اظہار بعض وقت بلا ارادہ ان سے ہو جاتا ہے۔ اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔ لالہ لاجپت رائے جیسے دُور اندیش ہندو لیڈر نے بھی ہندو پراونشل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اس جذبہ کا اظہار کیا تھا۔ کہ اگر ہندو اپنی اندرونی حالت کی اصلاح کر کے اپنے گھر کو درست کر لیں۔ تو وہ حکومت برطانیہ اور مسلمان قوم کی متحدہ طاقت سے پورے اتر سکتے ہیں۔

اسی طرح آریہ اخبار ملاپ نے اپنی ۱۵۔ اکتوبر کی اشاعت میں ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ

"اس وقت راجپوتی شان کے اظہار کا موقعہ نہیں۔ وہ موقعہ بھی آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔ اور ہمیں اپنی طاقتوں کو اس وقت کے لئے ریزرو رکھنا چاہیئے"۔

اب معاصر الامان دہلی (۲۴۔ جنوری) نے ایک ہندو اخبار "ہندو پنچ" کے بعض اقتباسات نقل کئے ہیں۔ جن سے یہ امر پایۂ یقین کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ یہ قوم ضرور کسی نہ کسی انقلاب کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اور اس کے لئے ایک خاص پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ جو اگر کامیاب ہو گیا۔ تو ہندوستان کے لئے ایک نئی مصیبت کا دروازہ کھل جائے گا۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"دنیا تمہاری طرف انگلی اُٹھا کر کہہ رہی ہے۔ دیکھو ان بھارتیوں کو جو آزادی کے پجاری اسلاف کے نمونہ اور نقشِ قدم کو بھول کر غلامی کی جہنمی زندگی بسر کر رہے ہیں۔.......
اب تم صرف بات ہی کے بیر اور بہادر رہ گئے ہو.......
تم میں سے کتنے میزینی اور گیری بالڈی کی طرح دیش کے لئے جان دینے کو طیار ہیں؟......... اب ہمیں ظالموں کے پنجوں سے چھوٹنے کی اُپائی سوچنا ہو گی۔ اور اُسے عملی جامہ پہنانا ہو گا۔....... ہمیں حملہ آوروں سے بدلہ لینے کے لئے سنگھٹن شکتی کی اُپاسنا کرنی ہو گی...
...... اب بھی وقت ہے۔ ملک۔ قوم اور دھرم کی حفاظت کے لئے جانوں کی بازی لگا دو......... دنیا کی تاریخ میں تمہارا نام سونے کے حرفوں سے لکھا جائے گا۔ نہیں تو یہی لکھا جائے گا۔ کہ بھارت کی جاتی ایسی بزدل اور نامرد ہو گئی تھی کہ وہ گورے رنگ والے بڑے آقا کے قدموں پہ ناک رگڑتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ تمہیں ہمارے سب کچھ ہو"۔

یہ الفاظ کسی تشریح و توضیح کے محتاج نہیں۔ ان میں کھلم کھلا نمایاں طور پر غیر ہندو اقوام اور گورنمنٹ کے خلاف اشتعال دلایا گیا ہے۔ اور ہندو قوم کی غیرت و حمیت سے اپیل کر کے فتنہ و فساد پر آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حکومتِ وقت اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے اس پر کوئی نوٹس لینے کی ضرورت سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر ہم یہ ضرور درخواست کریں گے کہ امن عامہ کے تحفظ کے لئے ضرور دھیان دے۔ مسلمان غریب پہلے ہی سنگھٹنیوں کی بے پناہ ستم رانیوں کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ اور اگر آریہ اپنے اس خوفناک پروپیگنڈا میں کامیاب ہو گئے۔ اور ایسے آتشیں مقالات اور تحریرات کی موجودگی میں بعید نہیں۔ کہ ہندوؤں میں آگ بھڑک اُٹھے۔ تو مسلمان اور دیگر قلیل التعداد اقوام کے لئے سخت مصیبت کا سامنا ہو گا۔ حکومت کے پاس تو ایسے ذرائع موجود ہیں۔ کہ وہ اپنی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کر سکے۔ مگر دوسری اقوام ہندوؤں کے مقابلہ میں بالکل بے دست و پا ہیں۔

پس امن عامہ کی خاطر گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ایسی زہریلی تحریرات کے انسداد کا جن کی بنیاد ستیارتھ پرکاش پر ہے۔ بندوبست کرے ورنہ ان سے نہایت خطرناک نتائج نکلنے کا اندیشہ ہے۔ اگر اس وقت انسداد کا انتظام نہ کیا گیا۔ تو بعد میں انتظام کرنا بہت مشکل ہو جائیگا

شردھانند جی کے فوٹو کی تجویز

ہم نے ۲۴ جنوری کے "الفضل" میں دہلی میونسپل کمیٹی کے ایک ہندو ممبر کی اس تجویز کی بدلائل مخالفت کی تھی۔ کہ میونسپل ہال دہلی میں شردھانند جی کی تصویر آویزاں کی جائے۔ چنانچہ ہم نے لکھا۔

"شردھانند جی کوئی قومی ہیرو نہیں تھے۔ اور نہ انہوں نے ہندوستان کی متحدہ قومیت کے لئے کوئی کام کیا۔ بلکہ اس کے برعکس تحریک شدھی کے جو اپنے غیر معقول اور ناپسندیدہ طرز کی وجہ سے سخت فتنہ کا باعث بنی۔ بانی تھے۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں کے نزدیک آپ کو کوئی قومی رتبہ حاصل نہیں۔ پس ایسے شخص کا فوٹو ایک پبلک ہال میں آویزاں کیا جانا خلاف انصاف ہو گا"۔

اب ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ دہلی میونسپل کمیٹی کے صدر مسٹر جانسن نے یہ تجویز پیش کرنے کی اجازت ہی نہیں دی۔ چنانچہ اخبار "تیج" (۲۶ فروری) لکھتا ہے۔

"لالہ کشن دیال صاحب وکیل نے میونسپل ہال دہلی میں سورگیہ سوامی شردھانند جی کی تصویر لگانے کا جو ریزولیوشن میونسپل کمیٹی میں پیش کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کو مسٹر جانسن چیئرمین میونسپل کمیٹی نے اپنے خاص اختیارات سے روک دیا ہے۔ اور عام طور پر یہ سنا جاتا ہے۔ کہ میونسپل کمیٹی کے بہت سے مسلمان ممبروں نے اس کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا"۔

ہم مسٹر جانسن چیئرمین میونسپل کمیٹی دہلی کی اس دور اندیشانہ اور مدبرانہ کارروائی پر مسلمانوں کی طرف سے خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان ممبران کمیٹی کو بھی قابل تعریف سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے اس منافرت انگیز تجویز کی مخالفت کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیل جانے سے پہلے اور بعد کی حالت

اخبار "گورو گھنٹال" کے ایڈیٹر صاحب نے جیل سے رہا ہو کر اپنے متعلق جو بیان شائع کیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے پتہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے ہندو اخبارات کے ایڈیٹر کس طرح رنگ بدلنے میں مشاق ہیں۔ ایڈیٹر صاحب موصوف پر ایک منافرت انگیز نظم شائع کرنے کی وجہ سے گورنمنٹ نے مقدمہ چلایا۔ جب گورنمنٹ کے اس ارادہ کا انہیں علم ہوا۔ تو انہوں نے نظم کے متعلق معذرت شائع کی۔ اور آئندہ کے لئے اقرار کیا۔ کہ وہ اس قسم کی کوئی نظم یا مضمون شائع نہیں کریں گے۔ مگر گورنمنٹ نے ان کے اس معافی نامہ کو کافی نہ سمجھا۔ اور مقدمہ چلا دیا۔ دوران مقدمہ میں ایڈیٹر صاحب نے نظم کو نئے معنی پہنا کر چھوٹنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ اب جیل سے رہا ہونے کے بعد وہ لکھتے ہیں:-

"نظم "رگڑا" کی اشاعت پر اظہار افسوس کر کے نہ صرف اس نظم کی شان خراب کی۔ اور اُسے وہ معنی پہنائے۔ جو ہرگز اس کے الفاظ کے نہ نکلتے تھے۔ نہ صرف اخبار گورو گھنٹال کی شان کو بٹہ لگانے کی حماقت کی۔ بلکہ اپنے کھشتری پن کو بھی سٹا ڈالا"۔

(گورو گھنٹال ۳۰ر جنوری)

جن لوگوں کی اخلاقی حالت کا یہ نقشہ ہو۔ کہ ذرا سے خوف و خطرہ کے وقت اور ذاتی فوائد کے حصول کے لئے وہ اپنے ضمیر کے خلاف جان بوجھ کر جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لینا معمولی بات سمجھیں۔ ان سے انصاف اور حق پسندی کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

لیکن ایڈیٹر صاحب موصوف کی جرأت دیکھئے۔ ایک طرف تو جیل سے نکل کر اپنے گھر میں آرام کا سانس لینے پر انہیں اپنی وہ روش یاد آئی۔ جو انہوں نے دوران مقدمہ میں اختیار کی۔ اور دوسری طرف یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ

"میں آئندہ ہر قسم کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو قطعی طور پر تیار پاتا ہوں"۔

معلوم ہوتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب اپنے اخبار کے ناظرین کو نہائت ہی زود فراموش سمجھتے ہیں۔ کہ ایک ہی سانس میں دو مختلف اور متضاد باتیں پیش کر رہے ہیں۔ مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ وقت آنے پر وہی طرز عمل نہ اختیار کریں گے۔ جو انہوں نے پہلے اختیار کیا۔ گھر میں بیٹھ کر اپنی بہادری اور صداقت شعاری کا دعوےٰ کر لینا آسان ہے۔ مگر موقعہ اور محل پر اس کا ثبوت دینا بہت مشکل ہے۔

کرپان کا خطرناک استعمال

گورنمنٹ نے سکھوں کو کرپان رکھنے کی کھلی اجازت دے کر اور غیر مسلح لوگوں کے لئے بہت مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اور اس وقت تک اس قسم کے متعدد واقعات ہو چکے ہیں۔ کہ کرپان کو قتل اور خونریزی کا آلہ بنایا گیا۔ حال ہی میں ایک نہائت دردناک واقعہ اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں ایک بے گناہ مسلمان ٹی ٹی کو ایک سکھ نے بلا وجہ اور بلا قصور کرپان کے ذریعہ ایک سٹیشن پر اس وقت قتل کر دیا۔ جبکہ وہ اپنی ڈیوٹی کے فرائض ادا کر رہا تھا۔

تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے۔ کہ نارووال۔ شاہدرہ لائن پر ایک سٹیشن نارنگ ہے۔ ۱۴ر فروری کو جب گاڑی اس سٹیشن پر پہونچی۔ تو گاڑی میں سوار ہونے سے روکنے کے لئے ایک سکھ نے کرپان سے ایک مسافر کا ہاتھ زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر ٹی ٹی جس کا نام شجاع الدین تھا۔ پائدان پر چڑھ کر سکھ مسافر سے وجہ دریافت کرنے لگا۔ اس پر سکھ نے کرپان سے وار کیا۔ اور شجاع الدین کا گلا کاٹ دیا۔ جو اسی وقت فوت ہو گیا۔

اس حادثہ پر ایک تحصیلدار ایک افسر مال اور ایک یورپین ڈاکٹر جو اسی ٹرین پر سوار تھے نیچے اتر آئے۔ مگر قاتل سکھ نے دو کرپانیں نکال کر ان کو بھی قتل کی دھمکی دینی شروع کر دی اور اس وجہ سے کسی کو اسے گرفتار کرنے کی جرأت نہ ہوئی آخر ایک قریب کے گاؤں سے ایک بندوق کے لائسنسدار کو بلایا گیا جس نے مجرم کو گرفتار کیا۔

یہ واقعہ نہ صرف اس لحاظ سے نہائت ہی دہشت ناک ہے۔ کہ کرپان کے ذریعہ ایک بے گناہ اپنے سرکاری فرائض ادا کرتا ہوا آناً فاناً قتل کر دیا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے بھی بہت ہی خوفناک ہے۔ کہ چونکہ اس وقت جو لوگ موجود تھے۔ ان میں سے کسی کے پاس بھی کوئی ہتھیار نہ تھا۔ اس لئے مجرم کرپانوں کے ذریعہ ان کو مرعوب کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کوئی شخص اس وقت تک اسے گرفتار کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ جب تک ایک لائسنسدار بندوق لیکر وہاں نہ پہونچ گیا یہ ایک قوم کو نہائت خطرناک ہتھیار رکھنے کی کھلی اجازت دینے اور باقی ملک کے تمام باشندوں کو اس سے محروم رکھنے کا نہائت ہی دردناک نتیجہ ہے۔

تعجب ہے۔ کہ گورنمنٹ آئے دن اس قسم کے واقعات اور حادثات کو دیکھتے ہوئے بھی ان کے انسداد کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ اور ایسی راہ اختیار نہیں کرتی۔ کہ کرپان بیگناہ لوگوں کے خون بہانے کے لئے روکی جا سکے۔ اگر گورنمنٹ کرپان کے متعلق کوئی پابندی عائد نہیں کر سکتی۔ تو اس کا فرض ہے کہ ملک کے دوسرے باشندوں کو بھی اس قسم کا ہتھیار اسی طرح آزادانہ رکھنے کی اجازت دے۔ جس طرح سکھوں کو اس نے دے رکھی ہے۔ اگر دوسرے لوگوں کے پاس بھی اسی قسم کا کوئی ہتھیار ہو۔ تو پھر نہ تو کرپان کی دھار اُن کا خون گرانے کے لئے اتنی تیز رہے۔ اور نہ کرپان اُٹھانے والے ہاتھ اس بے باکی سے حرکت میں آسکیں۔

ہم ایک بار پھر گورنمنٹ کو اس اہم اور ضروری امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

علماء میں انشقاق اور افتراق

علماء کی حالت جس درجہ افسوسناک ہو گئی ہے۔ اس سے کوئی مسلمان ناواقف نہیں ہے۔ اور اب تو صورتِ حالات اس قدر بگڑ چکی ہے۔ کہ خود علماء کہلانے والوں کو بھی اس کا احساس ہو رہا ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث (۱۷ر فروری) میں لکھتے ہیں:-

"فساد۔ نفاق اور تفرقہ ہر جماعت میں پڑا ہوا ہے۔ خاص کر علماء میں جب ہم اختلاف۔ نفاق و شقاق سے فساد تک پہونچا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو چاہے اس میں ہم بھی احد الجانبین ہوں تو ہمیں وہ حدیث یاد آتی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ وفساد ذات البین ھی الحالقه مگر نفس امارہ یہ تاویل سکھاتا ہے۔ کہ اس فساد میں فریق ثانی ہی مجرم ہے۔ میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت علماء کو اپنے خوف دین اور قوم کی سچی ہمدردی نصیب کرے"۔

جب علماء کی اپنی حالت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ تو ان سے اس بات کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں جس قدر افتراق اور انشقاق پایا جاتا ہے۔ اس کے اصل بانی یہ علماء ہی ہیں۔ جو اپنا فائدہ اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان ایک دوسرے کے گلوگیر ہوتے رہیں۔ اگر مسلمان ایسے علماء کی فتنہ انگیز باتوں کو نفرت و حقارت سے ٹھکرا دیا کریں۔ تو نہ صرف یہ کہ مسلمانوں میں حقیقی اتحاد اور اتفاق پیدا ہو جائے۔ بلکہ خود علماء بھی اپنی اس خطرناک روش کو چھوڑ کر اصلاح کی طرف مائل ہو جائیں۔ کیا مسلمان اس طرف توجہ کریں گے؟ اور علماء کو مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے سامان پیدا کرنے سے نہ روکیں گے۔

علماء کا کام عوام کی اصلاح ہے۔ لیکن اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ عوام علماء کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوں اور اگر علماء پھر بھی اصلاح نہ کریں۔ تو ان کو بتا دیا جائے۔ کہ ان کے جوئے کے نیچے مسلمانوں کی گردنیں اب نہیں رہ سکتیں۔

(43)
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

سچے مذہب کی علامت

حصول تقوی اللہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۱۶ر فروری ۱۹۲۸ء بمقام پھیروچیچی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میری طبیعت ایسی نہ تھی۔ کہ میں یہاں آ سکتا لیکن یہاں کی جماعت کے

اخلاص اور محبت

نے مجھے مجبور کیا۔ کہ اپنے وعدہ کے مطابق یہاں آؤں۔ اور گو مختصر طور پر ہی کچھ بیان کر سکوں۔ لیکن کچھ نہ کچھ آپ لوگوں کے سامنے بیان کروں۔

اسلام کی تعلیم

اور اس کا مغز جہاں تک ہم دیکھتے ہیں۔ تقوےٰ اللہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کا تقویٰ ہی ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اور اس میں خصوصیت پیدا کرتی ہے۔

دنیا میں مذہب

بہت سے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ لیکن ان سب میں سے صرف ایک ہی سچا ہو سکتا ہے۔ اور وہی مذہب سچا ہے۔ جو تقویٰ اللہ کی طرف لے جاتا ہے۔

پس جس غرض اور حقیقت کے لئے انسان ایک مذہب قبول کرتا ہے۔ اس کے متعلق دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اسے حاصل ہو رہی ہے یا نہیں۔ ہر سمجھدار اور عقلمند انسان جب کسی

غرض اور مقصد

کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ تو اسے پورا کر کے واپس آتا ہے۔ ایک زمیندار جو چارہ کاٹنے کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے وہ چارہ کاٹ کر لاتا ہے۔ کوئی عقلمند ایسا نہیں۔ جو گھر سے چارہ کاٹنے کے لئے نکلے۔ لیکن باہر جا کر کسی درخت کے نیچے سو رہے اور خالی ہاتھ واپس آجائے۔ یا کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ کہ کوئی سمجھدار زمیندار گھر سے ہل چلانے کے لئے جائے۔ اور یونہی پھر پھرا کر واپس آجائے۔ اسی طرح جب انسان کوئی مذہب قبول کرتا ہے۔ اور خصوصاً ایسا مذہب جس کے لئے اسے اپنے عزیزوں اپنے رشتہ داروں اپنے دوستوں کو چھوڑنا پڑے۔ اسے خوب اچھی طرح دیکھنا چاہیئے۔ کہ جو

مذہب کی غرض

ہے۔ وہ اسے حاصل ہو رہی ہے یا نہیں۔ ایک تو ایسا انسان ہوتا ہے۔ کہ جس مذہب میں پیدا ہوتا ہے۔ وہی اپنا مذہب سمجھ لیتا ہے۔ مثلاً ہندوؤں کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ تو ہندو کہلاتا ہے۔ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ عیسائیوں کے گھر پیدا ہوتا ہے تو عیسائی کہلاتا ہے۔ لیکن ایک ایسا انسان ہوتا ہے۔ جو ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا قبول کرتا ہے۔ اس کے ماں باپ عیسائی ہوتے ہیں۔ مگر وہ مسلمان کہلانے لگ جاتا ہے۔ یا وہ ہندوؤں کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ مگر مسلمان ہو جاتا ہے۔ یا حنفیوں کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ مگر احمدی ہو جاتا ہے۔ اہلحدیثوں کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ اور احمدی بن جاتا ہے۔ یا اور مسلمانوں کے جو فرقے ہیں۔ ان میں سے کسی میں پیدا ہوتا ہے۔ اور احمدی ہو جاتا ہے۔ اس

تبدیلی مذہب یا تبدیلی فرقہ

سے اسے بڑی بڑی تکلیفیں اور خطرے پیش آتے ہیں۔ بعض دفعہ اسے دوستوں رشتہ داروں ماں باپ بیوی بچوں بہن اور بھائیوں سے جدا ہونا پڑتا ہے۔ بعض اوقات اسے وطن سے نکلنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات جائداد سے محروم ہونا پڑتا ہے اور بعض دفعہ یہ سب تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ اور اسے سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ یہ کس لئے چھوڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو احمدی ہوتا ہے۔ حنفیوں یا شیعوں یا اہل حدیثوں کو چھوڑ کر احمدی کہلاتا ہے۔ تو کیا یہ

پانچ حرف

ا۔ ح۔ م۔ د۔ ی۔ اپنے اندر ایسی خصوصیت رکھتے ہیں۔ کہ ماں باپ عزیزوں رشتہ داروں خویش واقارب کو چھوڑ دیا جائے۔ اگر

سچے مذہب کے ماننے والوں کا نام

خدا تعالےٰ عیسائی یا ہندو رکھ دیتا۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہ تھی۔ صرف نام سے کچھ نہیں بنتا۔ ایک شخص کا نام عبدالرحمٰن ہوتا ہے۔ مگر کام وہ شیطان کے کرتا ہے۔ ایک اور شخص کا نام بہت معمولی ہوتا ہے۔ مگر اس کے کام نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

ایک صحابی کا نام

جریر یعنی گھسیٹا تھا۔ مگر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بہت مقرب تھا۔ پھر مسلمانوں میں جس تفسیر کا بہت رواج ہے اور جو بہت بڑی بھی ہے۔ یعنی ۳۰ جلدوں میں ہے۔ وہ ابن جریر کی لکھی ہوئی ہے۔ یعنی گھسیٹے کے بیٹے کی لکھی ہوئی۔ دیکھو ان کا نام کتنا معمولی تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے انہیں یہ رتبہ دیا کہ

دنیا کا معلم

بنا دیا۔ اور کروڑوں آدمی ان کی لکھی ہوئی تفسیر پڑھتے ہیں۔

تو صرف نام کے لئے کوئی احمدی نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی بات کے لئے اپنا مذہب تبدیل کرتا ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ اس طرح

خدا تعالیٰ کا قرب

اور خشیت اور تقویٰ زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی غرض کے لئے وہ اپنا سب کچھ چھوڑتا ہے۔ اور ہر طرح کی تکلیفیں اٹھاتا ہے۔ لیکن اگر احمدی کہلا کر اس نے یہ بات حاصل نہ کی۔ یا اس کیلئے کوشش نہیں کرتا۔ تو دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے۔ اول یہ ہے کہ وہ مذہب جسے قبول کرنے کی وجہ سے تقوی اور خشیت اللہ حاصل نہیں ہوتی۔ وہ سچا نہیں۔ یا یہ کہ مذہب تو سچا ہے۔ مگر اس نے کوشش نہیں کی۔ اگر مذہب سچا نہیں۔ تو اسے

اپنے آپ کی فکر

کرنی چاہیئے۔ کہ اِدھر تو اس نے سب کچھ چھوڑا۔ اور اُدھر دین بھی نہ ملا۔ ایک شاعر کا مقولہ ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

کہ خدا کو جن کے لئے چھوڑا تھا۔ وہ بھی نہ ملے۔ پس ایسا آدمی جو جھوٹے مذہب کو قبول کرتا ہے۔ ادھر تو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے جدا ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاتا ہے۔ اور اِدھر خدا سے بھی دور رہتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کا نہ رہا۔ ایسے شخص کو چاہیئے۔ اگر اسے سچا مذہب نہیں ملتا۔ تو ماں باپ کے مذہب میں ہی چلا جائے۔ خواہ مخواہ کیوں تکالیف اٹھاتا۔ اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے جدا رہتا ہے۔ لیکن اگر وہ مذہب سچا ہے۔ جو اس نے قبول کیا ہے۔ تو دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو اسے تقویٰ اللہ نصیب ہونا چاہیئے۔ یا اگر تقویٰ نصیب نہیں ہوتا۔ تو معلوم ہوا وہ کوشش نہیں کرتا۔ دیکھو اگر ایک کمرہ میں کوئی چیز رکھی ہو۔ اور کسی سے کہیں وہ اٹھا لاؤ۔ مگر وہ کہے ملتی نہیں۔ تو اسے کہیں گے۔ تم نے اچھی طرح

ڈھونڈا ہی نہیں

کیونکہ چیز تو وہاں پڑی ہے۔ ہم نے خود رکھی ہے۔ اسی طرح جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب سچا ہوتا ہے۔ اسے قبول کرنے سے کبھی انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں ناکام نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ناکام رہتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اچھی طرح تلاش نہیں کی۔ پس جب کوئی

سچا مذہب

قبول کرتا ہے۔ تو ضروری ہے۔ اسے وہ چیز مل جائے جس کے لئے مذہب نازل کیا جاتا ہے جس طرح یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی شخص موسم پر ہل چلائے عمدہ بیج ڈالے۔ پھر اچھی طرح کھیتی کی غور و پرداخت کرے۔ پھر غلہ نہ پیدا ہو۔ اگر غلہ نہ پیدا ہو تو اس کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ ضرور ہے۔ کہ کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ اور مناسب تدابیر نہ کی گئی ہوں

مولانا روم

فرماتے ہیں:۔

گندم از گندم بروید جو زجو

گندم ڈالو۔ تو گندم اگیگی۔ اور اگر جو ڈالو۔ تو جو اگینگے۔ اس لئے کہتے ہیں:۔

از مکافاتِ عمل غافل مشو

اپنے کام کے نتائج سے غافل نہ ہو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس کا ایسا ہی نتیجہ نکلیگا۔ جیسا کام ہوگا۔

پس جب صحیح تدبیر کی جائے۔ تو ممکن نہیں کہ

درست نتیجہ

نہ نکلے۔ اور جب نتیجہ نہ نکلے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ صحیح تدبیر نہیں کی گئی۔ اور اگر تدبیر بھی صحیح ہو۔ تو معلوم ہوا۔ کوشش پوری نہیں کی گئی۔ اسی طرح جب کوئی مذہب قبول کرے۔ تو اسے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اسے کیا حاصل ہوا ہے۔ اگر کچھ نہ ملے تو وہ غور کرے۔

کیوں نہیں ملا

مذہب کی غرض تقویٰ اللہ ہے۔ انسان دیکھے یہ اس میں پیدا ہوا ہے۔ یا نہیں۔ لوگوں سے لین دین میں۔ بیاہ شادی میں۔ ملنے جلنے میں معاملات کرنے میں اسے اپنا ہی فائدہ مدنظر رہتا ہے۔ یا

خدا کا خوف

بھی اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کے دل میں ایسے موقعوں پر خدا کا خوف پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنے فائدہ کے لئے جائز و ناجائز کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ تو معلوم ہوا اس میں تقویٰ اللہ نہیں پیدا ہوا۔ کیونکہ اگر تقویٰ اللہ پیدا ہو جائے۔ تو

اپنے حقوق

قربان کر کے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریگا۔ یا کم از کم دوسروں کے حقوق تو نہ ماریگا۔

ہماری جماعت کے لوگوں کو خاص طور پر دیکھنا چاہیئے کہ ان میں تقوےٰ اللہ پیدا ہوا ہے۔ یا نہیں۔

پنجابی مثل

ہے۔ اور بڑی سچی مثل ہے۔ کہ یا راہ پیا جانے یا واہ پیا۔ یعنی کسی کا یوں پتہ نہیں لگتا جب واسطہ پڑے تب اس کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ بسا اوقات انسان اپنے متعلق بھی صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ایک انسان سمجھتا ہے میں بڑا نیک اور متقی ہوں۔ مگر جب کوئی وقت آتا ہے۔ تو لالچ اور ظلم سے نہیں بچ سکتا۔ تب اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے اپنے متعلق جو سمجھا تھا۔ وہ درست نہ تھا۔

مشہور ہے

ایک عورت

تھی جس کی لڑکی بیمار ہو گئی۔ اور ایسی بیمار ہوئی۔ کہ بچنے کی امید نہ رہی۔ اس عورت کا خیال تھا۔ کہ اسے اپنی لڑکی سے بہت محبت ہے۔ مہستی اس کا نام تھا۔ اس نے اپنا نام لے لے کر دعا مانگنی شروع کی۔ کہ مہستی مر جائے۔ اور یہ لڑکی بچ جائے۔ ایک دن اتفاق ایسا ہوا وہ تہجد کے وقت دعا مانگ رہی تھی۔ کہ گھڑے یا کسی اور برتن میں کوئی کھانے کی چیز تھی۔ جس میں گائے نے منہ ڈال دیا۔ مگر نکالنا مشکل ہو گیا۔ وہ اسی طرح صحن میں ادھر اُدھر پھرنے لگی اندھیرے میں اس عورت نے سمجھا میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ اور عزرائیل میری جان نکالنے کے لئے آیا ہے۔ اس وقت اسے معلوم ہوا مجھے اپنی لڑکی سے اتنی محبت نہیں تھی۔ جتنی سمجھتی تھی۔ جب اس نے سمجھا جان نکالنے کے لئے فرشتہ آیا ہے۔ تو کہنے لگی ملک الموت من نہ مہستی ام۔ من پیرزال ہستم۔ یعنی میں وہ نہیں ہوں۔ جس کی جان نکالنے کے لئے تم آئے ہو۔ اس کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی۔ وہ ہے۔ اس کی جان نکال لو۔ غرض یا تو وہ دعائیں مانگتی تھی۔ کہ اس کی بیٹی بچ جائے۔ اور اس کی بجائے وہ خود مر جائے۔ مگر جب اسے خیال آیا۔ کہ ملک الموت آ گیا ہے۔ تو ساری

محبت بھول گئی

اور اسے معلوم ہو گیا۔ کہ لڑکی سے اسے ایسی محبت نہیں ہے۔ جیسی وہ خیال کرتی تھی۔ تو انسان بسا اوقات خیال کرتا ہے۔ کہ اسے خدا کا قرب حاصل ہے۔ مگر دراصل حاصل نہیں ہوتا۔

ہندوؤں میں

کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ انہیں خدا مل گیا ہے۔ مگر یہ صرف ان کا وہم ہوتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے۔ کچھ ہندو فقیر میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے پوچھا تم کو کچھ حاصل بھی ہوا ہے۔ یا نہیں۔ کہنے لگے پا لیا ہے۔ میں نے کہا کیا پایا کہنے لگے جی بس پا لیا ہے۔ اور جب پا لیا۔ تو پھر کیا کا سوال ہی نہ رہا۔ اس قسم کی باتیں کرتے رہے۔ مگر یہ نہ بتا سکے۔ کہ انہوں نے کیا پا لیا ہے۔ پس ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں کہ انہیں خدا مل گیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے ملنے کے کوئی آثار ان سے ظاہر نہیں ہوتے۔ اسی طرح کئی آدمی خیال کرتے ہیں۔ کہ انہیں تقویٰ حاصل ہو گیا ہے۔ مگر جب

معاملہ کا وقت

آتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو تقویٰ حاصل ہوا ہے یا نہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

تاریخی واقعہ

موجود ہے۔ انجیل میں آتا ہے۔ ان کا ایک شاگرد تھا جو اتنا مقرب تھا۔ کہ ان کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کو خدا تعالےٰ نے اس وقت بتایا۔ اور انہوں نے اس کا اظہار کر دیا۔ کہ مجھے پکڑوانے والا تم میں سے ہی ایک ہوگا۔ اس وقت اس شاگرد نے جو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ اور ایک ہی برتن میں ایک دفعہ اس کا ہاتھ پڑتا تھا۔ اور ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا۔ اس نے کہا۔ کیا کوئی ایسا کم بخت ہو سکتا ہے۔ جو آپ کو پکڑوائے حضرت عیسیٰؑ نے کہا ہاں ہو سکتا ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ممکن نہیں۔ مگر جب وہ وہاں سے کھانا کھانے کے بعد اٹھا۔ اور یہ پیشگوئی سن کر اٹھا۔ تو باہر جا کر

تیس ۳۰ روپے پر

اس نے حضرت عیسیٰؑ کو پکڑوا دیا۔ جب وہ کھانا کھا رہا تھا۔ اس وقت اس نے جو کچھ کہا۔ وہ جھوٹ نہیں کہہ رہا تھا۔ وہ سچ مچ خیال کرتا تھا۔ کہ کوئی شاگرد ایسا نہیں ہو سکتا۔ مگر تیس روپے جب اس کے سامنے آئے تو انہیں دیکھکر پھسل گیا۔ اور اس نے اپنے آقا کو پکڑوا دیا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

ایک مولوی کا قصہ

سناتے جس نے ایک شادی شدہ لڑکی کا نکاح دوسری جگہ پڑھا دیا۔ آپ نے اُسے ملامت کی کہ تم نے یہ کیا کیا۔ وہ کہنے لگا مولوی صاحب آپ ملامت کرنے میں جلد بازی نہ کریں۔ پہلے میری بات تو سن لیں۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے۔ مجھے اس پر رحم آ گیا۔ اور میں نے سمجھا۔ زمینداروں کا گاؤں تھا۔ ان لوگوں نے جبر کر کے اسے نکاح پڑھنے کے لئے مجبور کیا ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے اس کی بات سن لینی چاہئیے - میں نے پوچھا - بتاؤ کیا ہوا - کہنے لگا آپ خیال کریں - جب

چڑی کے برابر روپیہ

نکال کر انہوں نے میرے سامنے رکھدیا - تو پھر میں کیا کرتا - گویا ایک روپیہ سامنے آجانے کی وجہ سے اسے شریعت کے حکم کا کوئی خیال نہ رہا - پس

تجربہ کے وقت

معلوم ہوتا ہے - کہ کس میں کتنا ایمان ہے - کسی کا روپیہ دینا ہو تو اس کی ادائگی کے وقت انسان دیکھے - کہ ایمانداری سے کام لے رہا ہوں - یا نہیں - کسی کے حقوق کا اس سے تعلق ہو - تو دیکھے - کہ حقوق ادا کر رہا ہوں - یا نہیں - یا وراثت کا سوال ہے - اسوقت دیکھے کسی کا حق تو نہیں دبا یا ہوا شادی بیاہ کا معاملہ ہے - اگر ان سب باتوں کے وقت خدا کی محبت اس کے دل میں غالب رہے - اور وہ کوئی ناجائز بات نہ کرے تب سمجھے کہ اسے تقوی حاصل ہو گیا ہے - ورنہ یوں

خیالی تقوے

سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا - بلکہ ایسے آدمی کی حالت بہت زیادہ خطرناک ہوتی ہے - کیونکہ وہ سمجھتا ہے - اسے تقوے حاصل ہے - حالانکہ حاصل نہیں ہوتا - اور وہ مرجاتا ہے - پھر کوئی چارہ کار نہیں رہتا - لیکن اگر زندگی میں اسے اپنی صحیح حالت کا پتہ لگ جاتا - تو وہ اصلاح کر لیتا -

پس ہر انسان کو ہر ایک معاملہ میں - لین دین میں - لڑکی لینے یا دینے میں - تقسیم وراثت میں عزیزوں رشتہ داروں سے تعلقات میں خدا تعالے کی مخلوق سے سلوک کرنے میں یہ سوچنا چاہئیے - کہ وہ کسی کا حق تو نہیں مار رہا - کوئی ناجائز بات تو نہیں کر رہا - گند تو نہیں بول رہا - ادھر کے گاؤں میں میں نے دیکھا ہے - اس قدر

گالیاں

دی جاتی ہیں - جن کی کوئی حد نہیں - گالیاں دینے والے احمدی نہیں - بلکہ دوسرے لوگ ہیں - لیکن قادیان کے ارد گرد کے دوسرے لوگ بھی پہلے کی نسبت اب بہت کم گالیاں دیتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے اثر سے اپنی اصلاح کر رہے ہیں - لیکن ادھر جس گاؤں میں ہم گئے - وہاں یہ نہیں کہ لڑائی جھگڑے اور غصہ کے وقت گالیاں دیتے ہوں - بلکہ آپس میں محبت کی گفتگو کرتے ہوئے بھی گالیاں استعمال کرتے ہیں - شریعت تو غصہ کی حالت میں بھی گند بولنے سے منع کرتی ہے - لیکن جو شخص یونہی گند بولتا ہے - معلوم ہوتا ہے - اس کی

اخلاقی حالت

بہت ہی گر گئی ہے - اسے گند کا احساس ہی نہیں رہا - ایک شخص جو پھسل کر غلاظت میں جا پڑتا ہے - وہ ایک حد تک معذور سمجھا جا سکتا ہے - لیکن جو خود غلاظت کے ڈھیر پر جا بیٹھے اس کے متعلق یہی کہا جائے گا - کہ اسے گندگی کا احساس ہی نہیں رہا - پس جو شخص یونہی گند بولتا ہے - معلوم ہوا اس کی فطرت ماری گئی ہے - ایک مومن کو ہر بات میں

تقوے اور اخلاق فاضلہ

مد نظر رکھنے چاہئیں - تاکہ خدا تعالے کا قرب حاصل ہو سکے - اور خدا تعالے مل جائے - اور جسے خدا تعالے مل جائے اُسے اور کس چیز کی حاجت باقی رہ جاتی ہے - خدا تعالے کا ملنا ایسا ہے - جیسے

کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ

کا ملنا - دیکھو اگر یہاں گاؤں والوں کو معلوم ہو - کہ یہاں سے دس کوس کے فاصلہ پر ایک ایسا کنواں ہے - جس میں کروڑوں روپیہ ہے - تو پھر دیکھو کہ سارے لوگ اسکی طرف دوڑ پڑینگے مگر ایک ایسا خزانہ جو کبھی نہ ختم ہونے والا ہے - اس کی طرف بہت کم لوگ توجہ کرتے ہیں - اور وہ خدا تعالے کے

تعلق اور محبت کا خزانہ

ہے - دنیوی خزانوں کی طرف لوگ دوڑتے ہیں - اور غلط طور پر کسی نفع کی امید ہو - تو بھی دوڑ پڑتے ہیں - مگر آخرت کے خزانہ کے لئے جو یقینی طور پر مل سکتا ہے - کم لوگ کوشش کرتے ہیں - عرب میں مشہور ہے - کہ ایک نیم پاگل شخص تھا - لڑکے اسے ستاتے جب وہ بہت تنگ آجاتا - تو کہتا آج فلاں امیر کے ہاں دعوت ہے - وہاں جاؤ - لڑکے یہ سن کر دوڑ پڑتے - جب لڑکے چلے جاتے تو وہ خیال کرتا - ممکن ہے وہاں دعوت ہو - لڑکے کھالیں - اور میں محروم رہ جاؤں - یہ خیال کر کے وہ خود بھی ادھر دوڑ پڑتا - آگے سے لڑکے مایوس ہو کر آرہے ہوتے - وہ اسے پکڑ لیتے - اور خوب مارتے - پھر وہ کہتا - پہلے میں نے یونہی کہا تھا - مگر فلاں امیر کے ہاں ضرور دعوت ہے - وہاں جاؤ - جب لڑکے ادھر جاتے - تو وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑتا - اور پھر مار کھاتا - تو ایسے آدمی بھی ہوتے ہیں - جو غلط خبر کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں - پھر ایسا

عظیم الشان خزانہ

جو کبھی ختم نہ ہو - اور جس کا ملنا یقینی ہو - اس کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑ کر کوشش نہ کرنا کتنی بڑی نادانی ہے - دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا - اسی طرح صحابہ سے بھی چھین لیا - مگر خدا تعالے کے مقابلہ میں انہوں نے کسی بات کی پروا نہ کی - آخر خدا تعالے نے ان کو سب کچھ دیا - اسی طرح

حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خدا تعالے کے لئے سب کچھ چھوڑا - اور باوجود اس کے کہ اپنے خاندان میں نصف حصہ کے مالک تھے - آپ کی بھاوج جنہیں خدا تعالے نے بعد میں احمدی ہونے کی توفیق دی سمجھتی تھیں - آپ مفت خورے ہیں - مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا - اس حالت کا نقشہ آپ نے اس طرح کھینچا ہے -

لفاظات الموائد کان اُکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتا تھا - مگر اب خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے - کہ ہزاروں لوگ میرے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں -

جو اللہ تعالے کا تقوی اختیار کرتا ہے - اور اس کے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے - اسے وہ ضائع نہیں کرتا - پس کسی

نقصان یا خوف

کی وجہ سے تقوے کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئیے - روپے لینے یا دینے میں زمین لینے یا دینے میں - اسی طرح اور دوسرے معاملات میں تقوے مدنظر رکھنا چاہئیے - دیکھو یہ بنئے جن کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا - انہوں نے خدا تعالے کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کیا - تو اپنے گھر بھر لئے - مسلمانوں نے سستی کی - اور وہ کنگال ہو گئے - اگرچہ اسلام نے سود لینا یا دینا جائز نہیں رکھا - لیکن اور

ہزاروں تدبیریں

رکھی ہیں - جن پر عمل کر کے انسان رزق پیدا کر سکتا ہے - خود بھی آرام حاصل کر سکتا ہے - اور خدا کے بندوں کی بھی خدمت کر سکتا ہے - لیکن اگر حرام مال حاصل کیا جائے - تو وہ پہلے مال کو بھی تباہ کر دیتا ہے -

پس ہر حالت میں تقوی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے - یہی

احمدیت کی غرض

ہے - اگر کسی کو تقوی حاصل نہ ہو - تو اسے سمجھنا چاہئیے - ابھی اور کوشش کی ضرورت ہے ؛

کون صاحب ہیں!

کوئی صاحب اپنے ایک مخلصانہ خط میں عاجز کے واسطے ایک تبلیغی دورہ کی تحریک فرماتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ خود ساتھ ہوں گے نیز میگزین کا ایک پرچہ طلب کرتے ہیں - جس میں کلکتہ کا مضمون جلسہ چھپا ہے - مگر اپنا کچھ نام اور پتہ تحریر نہیں فرماتے - کہ جواب کہاں لکھا جائے ؛

خادم مفتی محمد صادق ناظر امور خارجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں عورت کی حالت

(۲)

عورت بحیثیت ماں

عورت کے بارے میں شکایت کی جاتی ہے۔ کہ مائیں بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرتیں۔ جس ماں کا گھر میں کچھ اقتدار نہ ہو۔ جس کا دائرہ علم اتنا محدود ہو۔ وہ آئندہ ہونے والی اولاد کی کیا پرورش کر سکتی اور کیا تعلیم و تربیت کر سکتی ہے۔ جو لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ ہی ماں بہنوں کو گھر میں یوں حقیر و ذلیل دیکھے۔ وہ نوجوان ہونے پر ماں کی کیا وقعت اور بیوی کا کیا حق ادا کرے گا۔ چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ لڑکا ہوش سنبھالنے کے ساتھ ہی ماں کو محکوم۔ بہنوں کو رعیت اور بیوی کو پیر کی جوتی تصور کرتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ماں کی فرمانبرداری کرے۔ الٹا اس پر حکمرانی کرنے لگتا ہے۔ چونکہ وہ پیدا ہونے کے ساتھ ہی اپنے آپ کو عورت کا حاکم سمجھتا ہے۔ اس لئے یہ بچپن کا اثر تاحیات بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور ساری عمر عورت ذات اس کی نظروں میں ایک حقیر اور ذلیل چیز نظر آتی ہے۔ نہ وہ اس کے حقوق کی نگہداشت رکھتا ہے۔ نہ اس کی رائے کو کوئی وقعت دیتا ہے۔ نہ اس کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ چونکہ عورت ایک محتاج اور دستِ نگر ہستی بنا دی گئی ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ اس کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ تربیت کے یہ نقص ہیں۔ جو کہ عورت میں بزدلی اور مرد میں خود غرضی کے جذبات پیدا کر رہے ہیں۔ اور ہماری قوم کی آئندہ نسلیں اخلاقی پہلو سے گر رہی ہیں۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان دنیا میں حقیر و ذلیل ہو گئے عورت کی بے وقری کر کے خود بے عزت ہو گئے۔ بہادری و شجاعت کی جگہ بزدلی اور سستی نے لے لی۔ آج دنیا کے کسی طبقہ میں چلے جائیں۔ جیسا مسلمانوں کو اخلاق سے گرا ہوا پائیں گے۔ اور کسی قوم کو نہیں دیکھیں گے۔ چنڈو خانے قمار خانے۔ جیل خانے مسلمانوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کیا امیر اور کیا غریب ایک ہی رنگ میں رنگین نظر آتے ہیں ✣

مجھے اپنی عمر میں دو ریاستوں میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ایک ہندو ریاست تھی اور دوسری مسلمان۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق دیکھا۔ اول الذکر والئے ریاست رعایا پرور۔ انصاف پسند اور اپنے مذہبی احکام کا پاس کرنے والا۔ پھر خاندان شاہی کی مستورات کو مردوں سے بھی زیادہ فلاحِ نسوان میں سرشار اور اپنے مذہبی احکام پر عمل کرتے دیکھا۔ ریاست کے تمام باشندے کیا عورت اور کیا مرد روز بروز علم و اخلاق میں بام رفعت پر پرواز کر رہے تھے۔ بجائے اس کے مؤخر الذکر ریاست کے حالات قلمبند کرتے شرم آتی ہے۔ جس طرح والئے ریاست کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ویسی ہی رعایا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ عورتوں کے متعلق احکام اسلام میں سے دو ہی حکموں پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ایک پردہ اور دوسرا تعدد ازدواج۔ گویا تمام اسلامی تعلیم کا لب لباب یہی دو حکم ہیں۔ اور بس۔ تعدد ازدواج اور پردہ یہ دونوں اسلام کے پر حکمت اور مصلحتِ وقت پر مبنی قانون تھے۔ لیکن بد استعمالی کے باعث ایسی بھیانک صورت دنیا میں پیش کی گئی۔ کہ کیا مسلم اور کیا غیر مسلم جن اقوام نے بھی شاہراہ ترقی پر گامزن ہونا چاہا۔ ان ہر دو مسائل کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر رکھ دیا ✣

مسلمانوں کی پستی کی ایک وجہ

گو یہ صحیح ہے۔ کہ مسلمانوں کی پستی کی یہی ایک وجہ نہیں۔ علاوہ ازیں اور بھی ہیں۔ لیکن یہ میں کہہ سکتی ہوں۔ کہ ان تمام ذرائع میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اور یہ ایک نکتہ ہے۔ کہ جن اقوام نے اس کو سمجھ لیا۔ وہی قوم آج کل بام رفعت پر پہونچ چکی ہے۔ کیونکہ عورت مرد کی نصف ہے۔ بغیر عورت کی ترقی کے مرد کا ترقی پانا ناممکن ہے۔ جس گاڑی کا ایک پہیہ شکستہ ہو۔ یا جس مرد کا آدھا حصہ فالج زدہ ہو۔ وہ صحیح سلیم انسان کے مقابلہ میں کبھی پورا نہیں اتر سکتا۔ بے شک خوفِ خدا اور متابعت رسول ان تمام نقائص کو نکال سکتی ہے۔ لیکن جن بچوں نے آغوش مادر ہی میں ان باتوں کو نہ سیکھا ہو۔ اور جن کی پرورش ہی ان اصول کے ماتحت نہ کی گئی ہو۔ ان کے دل میں حقیقی خوفِ خدا جاگزیں نہیں ہو سکتا۔ الا ماشاء اللہ۔

کیا کرنا چاہیئے

پس قابل احترام بزرگو اور معزز بھائیو! اگر آپ اوجِ کمال پر پہونچنے کے خواہشمند ہیں۔ تو عورتوں کو ان کے جائز حقوق واپس دیں۔ ان کے دماغوں کو سالہا سال کی غلامی سے آزاد کریں۔ ان کے دلوں کو علم کی روشنی سے منور کریں

اسلام میں عورت

قبل از اسلام عورت کی حالت سخت ردی اور ناگفتہ بہ تھی۔ پیدا ہونے کے ساتھ ہی زندہ گاڑ دی جاتی تھی۔ مرد جتنی چاہتا تھا۔ جورو ئیں کر لیتا تھا۔ اور باپ کی عورتیں بیٹے کو وراثت میں پہونچتی تھیں۔ یہاں تک کہ عورت کو مرد کی کسی بات میں رائے پیش کرنے کا حق حاصل نہ تھا۔ لیکن اسلام عورت کے حق میں رحمتِ خداوندی بن کر آیا۔ اس کے درجہ کو قائم کیا۔ عورت کا مہر مقرر کیا۔ خلع کا حق دیا۔ ہبہ کا اختیار دیا۔ وراثت میں حصہ دیا۔ حصولِ علم اس کے لئے بھی ایسا ہی فرض کیا گیا جیسا مرد کے لئے۔ چنانچہ تواریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی ایسی قابل اور مقتدر ہستیاں پیدا ہو گئیں جن سے مردوں نے بھی سبق سیکھے ✣

احمدیت میں عورت

اگر اسلام کا وہ دورِ اول تھا تو یہ دورِ ثانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اُمتِ محمدیہ کو از سرِ نو تازگی بخشی گئی ہے چنانچہ ہماری احمدی قوم شادی اور غمی اور دیگر بہت سی بیہودہ رسم و رواج کو ترک کر کے عین شریعت پر عمل پیرا ہو چکی ہے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ عورت کی یہ حالت جو کہ زمانہ جہالت کے اثرات میں سے ہے۔ اس کو بھی بالکل ترک کر کے عین اسلامی حقوق اس کو واپس دئے جائیں۔ گو ہماری قوم اس بارہ میں بھی بیدار ہو چکی ہے۔ چنانچہ پچھلے دو ایک سال سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عورتوں کی تعلیمی ترقی کی طرف بہت زیادہ توجہ مبذول فرمائی ہے۔ لیکن ابھی اس بارہ میں جماعت کی عام رفتار بہت سست ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا نقائص صدہا سال سے ہماری معاشرت میں داخل ہو کر طبیعت ثانی بن چکے ہیں۔ اس لئے یہ اصلاح ایک دو خاندانوں کی نہیں بلکہ تمام جماعت احمدیہ کو متفق ہو کر عین اسلامی حقوق عورت کو واپس دے کر احمدی اور غیر احمدی عورت میں بین فرق کر دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل عام مسلمان اس بارہ میں سخت بھٹک رہے ہیں۔ ایک تو بالکل لکیر کے فقیر دوسرے تقلید مغرب میں اندھا دھند سرشار ہو کر دین و ایمان تنزل کر بیٹھے ہیں پس اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے اور میدان عمل میں اتر یئے۔ تا موجودہ اور آئندہ نسلیں آپ کے نقش قدم پر چلنا باعث افتخار سمجھیں ✣

اے صنفِ نازک کی کشتی کے معزز راہنماؤ! اگرچہ یہ تحریک ایک ناتوان عورت کی کمزور آواز ہے۔ لیکن دردِ دل کی پکار ہے۔ اس کو گوشِ ہوش سے سُنکر جامۂ عمل پہنایئے۔ اور اپنے تمدن کے یہ تمام نقائص نکال دیجئے۔ تا متمدن اقوام کو اپنے اندر جذب کرنے کی راہیں آسان ہو سکیں ✣

افضل بیگم اہلیہ بابو محمد عمر صاحب اوورسیر۔ جموں۔

احمدیہ لائبریری ایبٹ آباد

جو صاحب استعمال شدہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا دیگر کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ رعایتی قیمت پر یا مفت بغرض حصول ثواب عطا فرمانا چاہیں۔ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور بحالت مفت عطیہ کتب ان کے نام ارسال فرمائیں۔ شکریہ کے ساتھ عطا کنندہ صاحب کا نام نامی لکھکر لائبریری میں رکھی جائیں گی مصنفین و مؤلفین صاحبان خاص طور پر توجہ فرمائیں ✣

عاجز ملک عزیز احمد عفی عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ خدا کا اخلاق

بچوں کے ساتھ

آپ کے اخلاق اور آپ کی عادتیں تمام انسانوں سے بہترین تھیں۔ آپ بچوں سے خوب پیار اور محبت کیا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

آپ کی عادت تھی۔ کہ جب آپ بچوں کے پاس سے گذرتے تو آپ خود ان کو سلام کرتے۔ آپ کے ایک دوست حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ بچوں کے پاس سے گذرے جو کھیل رہے تھے۔ تو آپ نے ان کو سلام کیا

جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو جو بچے راہ میں ملتے ان میں سے کسی کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے جب آپ حج کے لئے مکے تشریف لے گئے۔ اور بنو ہاشم کے لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا تو محبت کی وجہ سے ان کو اپنی اونٹنی پر آگے اور پیچھے بٹھا لیا۔ ایک مرتبہ آپ اونٹنی پر تھے۔ آگے حسن رضؓ بیٹھے تھے اور پیچھے حسین رضؓ۔

ایک دفعہ خالد بن سعید آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی لڑکی بھی ان کے ساتھ تھی۔ جو سرخ رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے تھی۔ آپ نے اس کو دیکھکر فرمایا۔ بہت اچھا۔ اب وہ آپ سے کھیلنے لگی۔ تو خالد نے اس کو ڈانٹا آپ نے روکا کر کھیلنے دو۔

ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک سیاہ چادر آئی جس میں دونوں طرف آنچل تھے۔ آپ نے لوگوں سے کہا کہ یہ چادر کس کو دوں۔ لوگ چپ رہے۔ آپ نے فرمایا خالد بن سعید کی لڑکی کو لاؤ۔ وہ آئیں تو آپ نے ان کو پہنایا۔ چادر میں بیل بوٹے تھے۔ آپ ان کو دکھا دکھا کر فرماتے ام خالد دیکھنا یہ کیسا اچھا ہے۔ یہ کس قدر خوبصورت ہے۔

ام قیس بنت محصن کہتی ہیں۔ کہ میں اپنے بیٹے کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے ابھی کھانا شروع نہیں کیا تھا۔ آپ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اُس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر ڈالدیا۔ جہاں اس نے پیشاب کیا تھا۔

حضرت اُنس رضؓ چھوٹے سے بچے تھے۔ اور آپ ہی کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ آپ محبت سے ان کو "اے دو کانوں والے" فرمایا کرتے تھے۔

ان کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم میں ہرگز نہ جاؤں گا۔ لیکن میرے دل میں یہ بات تھی کہ جس کام کو آپ نے فرمایا ہے اسے ضرور کروں گا۔ میں وہاں سے چلا۔ تو راستہ میں بچے کھیلتے ہوئے مل گئے۔ میں بھی کھیل میں لگ گیا۔ اتنے میں کسی نے پیچھے سے میری گردن کو پکڑ لیا۔ دیکھا تو آپ ہنس رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ اے انس جاؤ جس کام کے لئے میں نے کہا تھا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جاتا ہوں۔

انہوں نے دس سال آپ کی خدمت کی۔ ان کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔

ایک صحابی کا بیان ہے۔ کہ میں بچپن میں انصار کے کھجور کے باغوں میں چلا جاتا۔ اور ڈھیلوں سے مار کر کھجوریں گراتا۔ ایک مرتبہ لوگ مجھ کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے پوچھا ڈھیلے کیوں مارتے تھے۔ میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لئے۔ فرمایا جو کھجوریں زمین پر ٹپکتی ہیں ان کو اٹھا کر کھا لیا کرو۔ ڈھیلے نہ مارا کرو۔ یہ کہکر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی

حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی تھیں۔ اس وقت ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ ایک کھجور زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ وہی اٹھا کر دی۔ عورت نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں لڑکیوں میں برابر تقسیم کر دیا جب ہمارے رسولؐ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضؓ نے یہ قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا۔ جس کو خدا اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ ان کا حق ادا کرے تو وہ دوزخ سے بچ جائے گا۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نماز شروع کرتا ہوں۔ اور ارادہ ہوتا ہے کہ اس کو لمبی کروں گا۔ کہ اتنے میں صف سے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے۔ اور اس خیال سے مختصر کر دیتا ہوں۔ کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔

جب کسی کے کوئی بچہ پیدا ہوتا۔ تو صحابیات سب سے پہلے اس کو آپ کی خدمت میں پیش کرتیں۔ آپ بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے۔ اپنے منہ میں کھجور ڈال کر اس کے منہ میں ڈالتے اور اس کے لئے برکت کی دعا فرماتے۔

ایک دفعہ ایک لڑائی میں چند بچے جھپٹ میں آکر مارے گئے۔ آپ کو خبر ہوئی تو آپ بہت ناراض ہوئے۔ ایک شخص نے کہا وہ تو کافروں کے بچے تھے۔ آپ نے فرمایا خبردار ان بچوں کو قتل نہ کرو۔

آپ کی عادت تھی کہ جب فصل کا نیا میوہ آپ کی خدمت میں پیش ہوتا۔ تو حاضرین میں جو سب سے کم سن بچہ ہوتا اس کو پہلے دیتے۔ بچوں کو چومتے اور ان کو پیار کرتے۔ ایک دفعہ آپ بچوں کو پیار کر رہے تھے۔ کہ ایک بدوی آیا۔ اس نے کہا۔ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو۔ میرے دس بچے ہیں اب تک میں نے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تمہارے دل سے محبت کو چھین لے تو میں کیا کروں۔

جابر بن سمرہ آپ کے دوست ہیں۔ وہ بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر آپ اپنے گھر کی طرف چلے۔ میں بھی ساتھ ہو لیا کہ ادھر سے چند اور لڑکے نکل آئے۔ آپ نے سب کو پیار کیا۔ اور مجھے بھی پیار کیا۔

جب آپ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں داخل ہو رہے تھے انصار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں خوشی سے دروازوں سے نکل نکل کر گیت گا رہی تھیں۔ جب آپ ان کے پاس سے گذرے تو فرمایا۔ لڑکیو! تم مجھے پیار کرتی ہو۔ سب نے کہا ہاں۔ رسول اللہ فرمایا میں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں۔

حضرت انس رضؓ کے چھوٹے بھائی کا نام ابو عمیر تھا انہوں نے ایک ممولا پال رکھا تھا۔ اتفاق سے وہ مر گیا ابو عمیر کو بہت رنج ہوا۔ آپ نے ان کو رنج میں دیکھا۔ تو فرمایا اے ابو عمیر تمہارا ممولا کیا ہوا۔

ابو قتادہ کا بیان ہے۔ کہ ہم لوگ مسجد نبوی میں حاضر تھے۔ کہ دفعتہً رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اپنی نواسی امامہ کو کندھے پر چڑھائے ہوئے تشریف لائے اور اسی حالت میں نماز پڑھی جب رکوع میں جاتے۔ تو ان کو اتار دیتے۔ پھر جب کھڑے ہوتے تو چڑھا لیتے اس طرح پوری نماز ادا کی۔

حسن اور حسین سے آپ کو بہت محبت تھی۔ جب آپ حضرت فاطمہ رضؓ کے گھر جاتے۔ تو فرماتے کہ میرے بچوں کو لاؤ۔ وہ صاحبزادوں کو لاتیں آپ ان کو سونگھتے اور سینہ سے لپٹاتے۔

ایک دفعہ آپ کہیں دعوت میں جا رہے تھے۔ امام حسین علیہ السّلام راہ میں کھیل رہے تھے۔ آپ نے آگے بڑھکر ہاتھ پھیلا دئے وہ ہنستے ہوئے پاس آ آ کر نکل جاتے تھے۔ آخر آپ نے اُن کو پکڑ لیا۔ ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی پر اور ایک سر پر رکھ کر سینہ سے لپٹا لیا۔ پھر فرمایا۔ کہ حسین میرا ہے۔ اور میں اس کا ہوں۔

آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم تھے۔ وہ مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر پرورش پاتے تھے۔ ان کے دیکھنے کے لئے مدینہ سے پاؤں پیدل چل کر جاتے گھر میں جاتے۔ بچہ کو لیتے۔ اور منہ چومتے ۔ (پیام تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے۔ جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی بر لب سڑک کلاں [illegible] فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر [illegible] فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف سے راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ اور جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد قادیان

پیٹ بھراہن

کم سننے۔ کان بہنے۔ درد و ورم۔ آوازیں ہونے۔ خشکی کھجلی کانوں کا بھاری رہنا۔ کان کی تمام بیماریوں پر مشہور اور اکسیر روغن کرامات ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

بادشاہی منجن ہلتے دانت جما دیتا ہے۔ ہمیشہ استعمال کے قابل۔ فی شیشی چار آنہ دھوکہ باز لوگوں سے ہوشیار رہو۔ اپنا پتہ صاف لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے:۔

کان کی دوا لیب اینڈ سنز پپلی بھیت (یو۔ پی)

ماہ رمضان المبارک کی آمد پر خاص رعایت

مترجم حمائل شریف ترجمہ حضرت مولینا المکرم سید محمد سرور شاہ صاحب۔ سفید و زرد ولائتی کاغذ پر طبع ہو چکی ہے ابتدا میں مجلد [illegible] روپیہ ہوئی تھی۔ اس وقت بلا جلد کی قیمت [illegible] مجلد [illegible] کر دی گئی ہے۔ احباب جلد فائدہ اٹھائیں۔

محمد اسمٰعیل۔ محمد عبداللہ تاجران کتب قادیان

بلا ترجمہ حمائل شریف بطرز لیسرنا القرآن سفید و زرد کاغذ مجلد کپڑا [illegible]

کاریگری کا بہترین نمونہ

نے انقلاب مشین بادام روغن

ایک لمبے غور و فکر کے بعد یہ مشینیں تیار کی گئی ہیں۔ قابل دید چیز ہے۔

سبک، خوبصورت، کم وزن اور چلنے میں بے حد ہلکی ہے۔

بادام روغن کے علاوہ روغن گری (کھوپرا)، کدو، خشخاش اور دیگر ہر قسم کے مغزیات کے روغن بآسانی نکالے جا سکتے ہیں۔ بادام روغن کے بے مثل طبی فوائد کا غالباً ہر صاحب کو علم ہوگا۔ حکیموں عطاروں کے علاوہ ہر گھر کے لئے بھی اس مشین کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت مشین درجہ خاص نکل پلیٹڈ صرف [illegible]۔ درجہ اول [illegible]۔ بلٹی اخراجات بذمہ خریدار۔

علاوہ ازیں ہم آئل انجن، سامان فلور ملز، آہنی خراس، بیلنے، چکیاں، بیونڈں اور چاولوں کی مشینیں، سنٹری فیوگل پمپ، آہنی رہٹ، انگریزی ہل، چارہ کترنے کی مشینیں، نیشکر کے بیلنے جات وغیرہ عمدہ، مضبوط اور ہر لحاظ سے تسلی بخش تیار کر کے ملک میں مہیا کرتے ہیں۔ بحوالہ اخبار ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

تحفہ جات کشمیر جنت نظیر

پیارے ناظرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دنیا میں اس وقت ایجنسیوں۔ دوکانوں۔ کوٹھیوں کی کمی نہیں ہے۔ براہ کرم ایک دفعہ بطور آزمائش کے ذیل کی چیزوں میں سے کوئی چیز منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ناپسند ہونے پر ایجنسی اعلانیہ واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ فہرست ایجنسی مفت

کمبل نوایجاد سنہ ۱۹۲۸ء نہایت خوبصورت ۳ گز وزن ایک سیر پختہ معہ محصول ڈاک ۔ زعفران خالص فی تولہ۔ گل بنفشہ جنگلی خالص فی سیر پختہ زیرہ سیاہ عمدہ فی سیر پختہ۔ سلاجیت گلگتی فی تولہ ۸ زعفران خالص درجہ اول فی تولہ ہیما دانہ خالص تیریاں فی سیر پختہ اجوائن خراسانی یعنی بزرالبنج فی سیر پختہ۔ میرا چینی ۔ جدوار خالص خطائی فی تولہ۔ چائے سبز اعلیٰ قسم فی سیر پختہ۔ مغز بادام شیریں فی سیر پختہ۔ مغز بادام تلخ فی سیر پختہ۔ مغز اخروٹ فی سیر پختہ ۸ ۔ دندانسہ اخروٹ فی سیر پختہ ۸

مندرجہ بالا اشیاء بذریعہ وی۔ پی پارسل ارسال خدمت ہوں گی۔ محصول علاوہ ہوگا۔ تاجران کے لئے خاص رعایت ہے۔ جو اشیاء ناپسند ہوں واپس کر سکتے ہیں۔

المشتہر محمد نصر اللہ خان احمدی منیجر کشمیر مسلم ہمدرد ایجنسی بارہمولہ کشمیر براستہ اننت ناگ

دو کنال سکنی زمین باموقع

محلہ دارالعلوم میں نور ہسپتال کے سامنے برلب سڑک بورڈنگ ہائی سکول فروخت ہوتی ہے۔ قیمت کا تصفیہ میرے ساتھ یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایداللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ قیمت نقد ادا کرنی ضروری ہوگی۔

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی مولوی فاضل قادیان

حب اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب ومقبول ومشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا

ملنے کا پتہ :- عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

سندھ انجینیرنگ کالج سکھر (سندھ)

میں قلیل عرصہ میں اوورسیر اور سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ آج ہی پرنسپل سے پراسپکٹس طلب فرمایئے۔

ضروری اطلاع

سلسلہ کی تمام کتب منگانے کا مختصر پتہ

کتاب گھر قادیان

یاد رکھو!

قرآن شریف مترجم معرا۔ حمائل شریف مترجم اور معرا

سیرت النبی صلعم

بھی اسی پتہ سے منگالیں۔

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی وپشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی ڈناویز کلاہ پشاوری وبخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال ناپسند آنے پر محصول ڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دی جائیگی۔

المشتہر :- غلام حیدر میاں محمد احمدی جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور

بڑھیا عمدہ کپڑا منگاؤ

کلاہ پشاوری نفیس گول ... جیسا کہ شکل سے ظاہر ... فی کلاہ ڈیڑھ روپیہ ... ریشمی مشہدی لونگی رنگ سیاہ ... نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ ... ریشمی ازار بند زردار مختلف رنگوں کے ... تین روپے ... نہایت ہی خوشنما اور اعلیٰ درجہ کا ... ریشمی جراب ... جلدی منگوائیں ... ملنے کا پتہ :-

منیجر سودیشی کھدر پرچارک کمپنی لودیانہ (پنجاب)

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہرین ہیں

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

لنڈن ۱۱ فروری - براعظم یورپ اور برطانیہ کلاں میں یکایک ہولناک طوفان بادبرپا ہوگیا - لورپول میں ہوا کی رفتار ۱۰۴ میل فی گھنٹہ ہوگئی تھی - اور یہ اس قدر تیز تھی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی - رعد برق باران برف اور ژالہ باری کے بعد بھیانک رات نے طوفان کی ہولناکی کو اور بڑھا دیا - دوکانوں کی کھڑکیاں پاش پاش ہوگئیں - درخت جڑ سے اکھڑ گئے - اور حفاظتی دیواریں گرگئیں - لنڈن اور صوبجات میں کئی جانیں تلف ہوگئیں - ساحل سمندر پر لائف بوٹوں کے ذریعہ بمشکل بہت سی جانیں بچائی گئیں ⁂

پیرس ۱۳ فروری - کیوڈی پریس نے اطلاع دی ہے - مصطفیٰ کمال پاشا انگورہ کے بازار میں یکایک غش کھا کر گرے اور دیر بعد بڑی مشکل سے ہوش میں آئے ⁂

بیروت کے ایک پیغام سے پایا جاتا ہے - طرابلس قسطنطنیہ اور یورپ کی ریلوے لائن مکمل ہوگئی ہے -

فلیڈلفیا ۱۴ فروری - پنسلوینیا کی یونیورسٹی کے ڈائرکٹر نے اطلاع دی ہے - کہ اُر میں جہاں سب سے زیادہ گراں بہا خزانہ دریافت ہوا ہے - وہ سامری ملکہ شباد کی قبر ہے - جو پانچ ہزار سال ہوئے فوت ہوئی تھی - ملکہ موصوف کی قبر بالکل صحیح سالم ہے - قبر کے راستہ پر چھ پہریدار سپاہیوں کی لاشیں پڑی ہیں - ان کی کھوپریاں پیتل کے خودوں کے اندر ملی ہوئی ہیں - قبر کے پہلو میں پچاس لاشوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے - یہ لوگ متوفیہ کی طرح بھی قربانی دیئے گئے تھے -

لنڈن ۱۴ فروری - امیر البحر جال ٹیسن کا انتقال ہوگیا ہے ⁂

نیویارک ۱۲ فروری - ایک غیر معلوم روشنی ایجاد ہوئی ہے - جس سے رات کے وقت بھی شہر روشن رہ سکیں گے - پہلے کی معمولی روشنی (سرچ لائٹ) ہوائی جہازوں سے زمین پر پہونچائی جائے گی ⁂

لنڈن ۱۳ فروری - کرنل لارنس کی کتاب دی پلرز آف وزڈم کا ایک نسخہ ۳۵۰ پونڈ پر فروخت ہوا - اس سے پیشتر کسی اور مقام پر اس کا ایک نسخہ ۵۷ پونڈ میں فروخت ہوا تھا -

برلن ۱۳ فروری - دھات کا کام بنانے والے کارخانوں کے آٹھ لاکھ مزدوروں نے ۲۲ فروری سے ہڑتال کر دینے کی دھمکی دی ہے - اگر وسطی جرمنی میں ۵۰ ہزار ہڑتالیوں نے کام نہ شروع کیا تو بہت سے بڑے کارخانے بند ہو جائیں گے ⁂

لنڈن ۱۳ فروری - دارالعلوم میں مسٹر سقلاتوالا

کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے فرمایا - کہ اگرچہ بعض کانگریسی جنٹلمینوں نے اپنا یہ ارادہ ظاہر کر دیا ہے - کہ وہ سائمن کمیشن سے کوئی تعلق نہ رکھیں گے - مگر کمیشن مذکور کام کر رہا ہے - اور دیگر باا ثر نمائندوں سے تعلقات قائم کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے -

میکسیکو ۱۲ فروری - ایک باغی کو سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ اُسے پھانسی پر چڑھا دیا - مگر اس باغی کی لاش میں پھر جان آگئی - اور وہ اپنی نجات کی کوشش کرنے لگا - اس نے اپنی ساری داستان کہہ سنائی - فیڈرل سپاہی یہ حالات معلوم کر کے ہسپتال میں داخل ہوگئے - اور باغی کو شہر سے باہر لے جا کر ٹھنڈا کر دیا ⁂

رگبی ۱۵ فروری - ارل آف اکسفورڈ اینڈ اسکوتھ آج صبح ۶ بجکر پچاس منٹ پر ہارک شائر میں انتقال کر گئے ⁂

لنڈن ۱۶ فروری - اکسفورڈ انگلش ڈکشنری (انگریزی زبان کی جامع اللغات مرتبہ اکسفورڈ) جس کی ترتیب ۱۸۸۴ء میں شروع ہوئی تھی - اور اس سے ۲۶ سال پیشتر اس لغت کے لئے تیاریاں کی گئی تھیں - اب پایۂ تکمیل کو پہونچ گئی ہے - اس میں چودہ ہزار الفاظ ہیں - مصارف کا اندازہ ۳۰۰۰۰۰ پونڈ کیا گیا ہے -

وارسا ۱۶ فروری - وارسا کے قریب دریائے وسچولا میں برف کی ایک چار میل لمبی اور چالیس فٹ چوڑی دیوار نے دریا کے بہاؤ کے سامنے بند لگا دیا ہے - جس کی وجہ سے دریا طغیانی پر آگیا - اور کئی دیہات تباہ ہوگئے ہیں - اس دیوار کو توڑنے کے لئے آج بھاری توپ خانہ سے شدید گولہ باری کی گئی اور ہوائی جہازوں سے بم گرائے گئے لیکن ابھی تک یہ دیوار بدستور کھڑی ہے ⁂

طہران ۱۵ فروری - جن چھ آدمیوں کو گرفتار کر کے فوجی عدالت میں کورٹ مارشل کیا گیا تھا - ان کو سلطنت کے خلاف غدارانہ سازش کا مجرم قرار دیا گیا - ایک شخص کو سزائے موت اور تین کو علے الترتیب ۱۵ - ۷ اور ۵ سال قید کی سزا دی گئی - باقی دو آدمیوں پر منجانب وزارت معدلت مقدمہ چلے گا ⁂

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۷ فروری - آج علے الصباح چار بجکر بیس منٹ پر زلزلہ کا ایک زبردست جھٹکہ محسوس ہوا - جو تین سکینڈ تک محسوس ہوتا رہا - اکثر لوگ اس جھٹکہ سے بیدار ہوگئے - زلزلے کے بعد دس منٹ تک ایک پراسرار گونج جو چکی کی گڑگڑاہٹ کے مشابہ تھی - زمین کے اندر سے آتی ہوئی سنائی دیتی رہی - ماہران طبقات الارض کا خیال ہے - کہ لاہور ایک آتش فشاں پہاڑ پر آباد ہے جس کا لاوہ کسی نہ کسی روز پھوٹ نکلے گا - اور لاہور تباہ ہو جائے گا - شاید یہ گونج اسی پہاڑ کے لاوے کی حرکت سے پیدا ہوئی ہو ⁂

لاہور ۱۷ فروری - آج مسٹر جسٹس فورڈ - مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم اور مسٹر جسٹس ایڈیسن کی فل بنچ کے روبرو درخواست پیش ہوئی - جو گوردت سنگھ نے چیف کمشنر دہلی کے حکم زیر دفعہ ۹۹ حسب ضابطہ فوجداری سے سوامی شردھانند جی کے قتل کے نظارہ کی تصویر ضبط کئے جانے کے خلاف دائر کی تھی - فاضل ججوں نے درخواست زائد المیعاد ہونے کی وجہ سے نامنظور کر دی ⁂

نئی دہلی ۱۸ فروری - آج شام کے چھ بجے کے قریب مجلس وضع قوانین ہند میں لالہ لاجپت رائے کی قرارداد جو سائمن کمیشن پر عدم اعتماد کے اظہار کے متعلق پیش کی گئی تھی - ۶۲ آراء کے مقابلہ میں ۶۸ آراء کی اکثریت سے منظور ہوگئی - سوراجی ارکان نے "بندے ماترم" کے نعرے بلند کئے - اور زور سے تالیاں بجائیں - بعض ارکان خوشی کے مارے ڈسک بجا رہے تھے ⁂

اس شور و شغب کے دوران میں ایک تھیلا اوپر سے گرا - اور سر باسل بلیکٹ وزیر مال کے سر پر آکر رہا - ارکان نے سر باسل کو پکڑ کر کرسی پر بٹھایا - اور اخبار ہندوستان ٹائمز کے نمائندے کو جو کھدر کے کپڑوں میں ملبس تھا - اور جس نے گاندھی ٹوپی پہن رکھی تھی - گرفتار کر لیا گیا - جو دو ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۷ فروری - آج سر جان سائمن نے اخبارات کے نمائندوں کو ملاقات کا موقعہ دیا - اور اپنی تجاویز کی تشریح کرتے ہوئے ان سے بیان کیا - کہ کمیشن عنقریب اعلان کرنے والا ہے - کہ ملک کی سرکاری اور غیر سرکاری جماعتیں کس طریق پر عمل پیرا ہو - کہ کمیشن کے سامنے اپنے اپنے نقطہ نگاہ پیش کریں ⁂

نئی دہلی ۱۹ فروری - مہاراجہ نابھہ کے متعلق حسب ذیل اہم اعلان پولیٹیکل اور فارن ڈیپارٹمنٹ (محکمہ امور سیاسی و امور خارجہ) نے شائع کیا -

ان شرائط کے ماتحت جن کے ذریعہ مہاراجہ ریپودمن سنگھ کو جو اب مہاراجہ گرچرن سنگھ کہلاتے ہیں - نابھہ سے قطع تعلق کرنے کی اجازت دی گئی تھی - انہوں نے یہ قبول کیا تھا - کہ وہ حکومت کے وفادار رہیں گے - اسی وقت اس امر کی صراحت کر دی گئی تھی کہ درصورت اس کے کہ وہ اس کے مطابق عمل کرنے سے قاصر رہے حکومت یہ حق اپنے لئے محفوظ رکھتی ہے - کہ وہ ان شرائط میں جو ریاست سے ان کی علیحدگی کے متعلق ہیں - ترمیم کر سکے - یا ان کو منسوخ کر دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ط — تمہارے اموال اور اولادیں تو تمہارے ایمان کی آزمائش کے لئے ہوتی ہیں ٭

کئی لوگ عزیزوں رشتہ داروں کی خاطر اور اموال کی خاطر اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں وہ یہ نہیں خیال کرتے۔ کہ یہ چیزیں تو ہمارے امتحان کے لئے ہیں۔ ان کی خاطر کیوں ٹھوکر کھائیں ٭

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيْمٌ — انسان اپنے اموال اور رشتہ داروں کی خاطر کیوں ایمان کھو بیٹھتا ہے۔ اور کیوں ٹھوکر کھاتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ درحقیقت اس کے اندر یہ باریک خیال ہوتا ہے۔ کہ اس کی ترقی کا تمام دارومدار ان چیزوں پر ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تمہاری ترقیات کا دارومدار تو مجھ پر ہے۔ میرے پاس بڑے بڑے اجر ہیں۔ پس میرے مقابلہ میں بیوی بچوں رشتہ داروں اور اموال کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے ٭

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا وَأَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ ط — جب اللہ کے پاس اجر ہیں تو اس کا تقوےٰ اپنی طاقت کے مطابق اختیار کرو۔ یعنی اپنی تمام قوتوں کو اسکی راہ میں لگا دو۔ اور اس کے احکام سنو اور اسکی فرمان برداری کرو۔ اور اس کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا ٭

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o — اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے جاتے ہیں۔ وہی کامیاب ہوتے ہیں ٭

جب کبھی بخل پیدا ہوگا۔ انسان کے اپنے نفس سے پیدا ہوگا۔ اور جب کبھی سخاوت کا خیال پیدا ہوگا۔ تو وہ خدا کی طرف سے پیدا ہوگا۔ انسان جب بھی اپنے نفس کی طرف دیکھیگا۔ تو اس کے اندر بخل کا ہی خیال پیدا ہوگا۔ اور جب خدا تعالےٰ کی طرف نظر ڈالے گا۔ تو اس کے اندر سخاوت کا خیال پیدا ہوگا۔ اپنی قوتوں کی طرف نظر کرتے ہوئے بخل کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کے پاس جو کچھ ہے۔ وہ بہر حال محدود ہے۔ اس کی قوتیں محدود ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے خزانے لامحدود ہیں ٭

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوا کرتے ہیں جو اپنے نفس اور اپنی قوتوں کی طرف نظر نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کرتے ہیں ٭

إِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ — اگر تم اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں عمدگی کے ساتھ خرچ کروگے۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ بہت بڑھائے گا۔ اور تمہاری کمزوریوں کو معاف کردیگا۔ اور اللہ تعالیٰ قدر کرنیوالا اور دانا ہے ٭ جو تم قربانیاں اس کی راہ میں کروگے۔ ان کو وہ ضائع نہیں کریگا۔ بلکہ بہتر سے بہتر بدلہ دیگا ٭

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ — وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے ٭

باریک سے باریک نفاق بھی رکھوگے۔ تو اللہ تعالیٰ سے وہ مخفی نہیں رہے گا۔ وہ اسے جانتا ہے۔ بندہ کی ہستی ہی کیا ہے۔ کہ وہ خدا سے کوئی بات چھپا سکے۔ خدا سے کسی طرح بھی اپنے نفاق کو نہیں چھپا سکتا ٭

سورۃ الطلاق رکوع اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ٭

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ج لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا o

پہلی سورۃ میں فرمایا تھا۔ کہ حقیقی نقصان وہی ہے۔ جو خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اور حقیقی ناکامی وہی ہوتی ہے۔ جو انجام کو خراب کردیتی ہے۔ اور بتایا تھا کہ حقیقی کامیابی وہی ہے۔ جس کا انجام اچھا ہو۔ درمیانی خوشی کے سامان مثلاً بیوی بچے۔ مال و دولت ان کی دین کے مقابلہ میں پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کبھی ایسا نہ کرو۔ کہ ان کی خاطر اللہ تعالےٰ کو ناراض کرلو ٭ اس سورۃ میں بھی اسی مضمون کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ چونکہ سب سے گہرا تعلق انسان کا بیوی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ مؤثر تعلق بھی بیوی کا ہی ہوتا ہے ٭

اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ عورت مرد کا تعلق بہرصورت قائم رہے۔ خواہ کوئی صورت پیدا ہو۔ لیکن ان کے درمیان جدائی نہ ہو۔ اسلام اس کے خلاف ہے۔ بیشک اسلام یہ تو کہتا ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے۔ تعلقات اچھے رکھے جائیں۔ اور ہمیشہ تعلقات قائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھنے کی کوشش کی جائے۔ مگر یہ کبھی نہیں کہتا۔ خواہ حالات کتنے ہی خراب ہو جائیں اور خواہ کیسی ہی تباہی آئے۔ بیوی کو نہ چھوڑو۔ بلکہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اگر بیوی دینی لحاظ سے مضر ثابت ہو۔ اور اس کی وجہ سے انجام بہتر نہ نظر آتا ہو۔ تو پھر ایسی صورت میں اُسے چھوڑ دو۔ اور اس سے قطع تعلق کر لو ؎

بیٹے سے یا بھائی سے انسان قطع تعلق کرنا چاہے۔ تو اتنا کہدیگا۔ کہ جاؤ ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ مگر بیوی سے قطع تعلق کرنے کے لئے بعض شرائط ہیں۔ اور کچھ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ بیوی کے ساتھ انسان کو بعض باتوں میں اشتراک ہوتا ہے۔ اس وجہ سے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ بیوی سے علیحدگی تو ہو سکتی ہے لیکن اس کے حقوق نہیں چھوٹ سکتے۔ مثلاً مہر ہے۔ عدت گذرنے تک نان و نفقہ ہے۔ یہ حقوق بہر حال قائم رہیں گے۔ یہ نہیں کہ کوئی شخص بیوی کو علیحدہ کر دے۔ اور مہر وغیرہ ادا نہ کرے۔ اسے مہر بھی ادا کرنا پڑے گا۔ عدت تک نان و نفقہ بھی دینا پڑے گا۔ یہاں خدا تعالےٰ نے طلاق کے متعلق کچھ احکام مسلمانوں کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے بیان فرمائے ہیں۔ فرماتا ہے:۔ یاایھاالنبی اذاطلقتم النساء فطلقوھنّ لعدتھنّ۔ اے نبی (لوگوں سے کہدے) جب تم عورتوں کو طلاق دو۔ تو ان کو ان کی عدت کے وقت طلاق دو ؎

لعدتھنّ۔ ان کی عدت کے وقت پر یعنی ایسے طہر میں طلاق دو جس میں جماع نہ کیا ہو۔ اور اس طہر سے پہلے حیض میں طلاق نہ دی ہو۔

فرمایا:۔ دو باتیں طلاق کے وقت مدنظر رکھو۔ ایک تو یہ کہ اس طہر سے پہلے طلاق نہ دی ہو۔ دوسری بات یہ کہ حیض کے بعد طہر میں جماع نہ کیا ہو ؎

واحصوا العدّۃ۔ اس عدت کا خیال رکھو۔ جو ہم نے مقرر کی ہے یعنی ان دنوں کی گنتی کرو۔ چونکہ عدت میں بھی خرچ خاوند کے ذمہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ ان دنوں کا اندازہ بھی ضروری ہے ؎

لاتخرجوھنّ من بیوتھنّ۔ اور ان کو ان کے گھروں سے مت نکالو کیتنا تعہد کیا ہے۔ خود فرمایا ہے۔ کہ جن عورتوں سے نباہ نہ ہو۔ ان کو چھوڑ دو۔ مگر اس کے ساتھ ہی فرماتا ہے۔ کہ ان کو ان کے گھروں سے مت نکالو۔ طلاق کے بعد بھی گھروں کو ان کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور گھر کو ان کا گھر قرار دیا ہے۔ مرد اس گھر کو چھوڑ سکتا ہے۔ مگر بیوی کو گھر سے نہیں نکال سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مرد تو کام کی وجہ سے زیادہ تر باہر ہی رہتا ہے۔ مگر عورت کہاں جائے۔ اس کے لئے تو وہی جگہ ہے۔ جہاں رہ سکتی ہے ؎

پھر عورتوں کو فرمایا:۔ ولایخرجن۔ وہ خود بھی گھر سے نہ نکلیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اپنے گھر کو چھوڑ کر دوسرے گھروں میں رہنے سے خواہ والدین کا ہی گھر ہو فتنہ و فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اصلاح کی امید کم رہ جاتی ہے۔ کیونکہ دوسرے لوگ بسا اوقات عورت کو خاوند کے خلاف اُکساتے ہیں۔ کبھی اس کے رشتہ دار۔ کبھی دوسرے تعلق والے اس کی غیرت کو بھڑکاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ عورت اگر اپنے گھر میں رہے۔ تو اصلاح کر لے۔ مگر گھر سے نکلکر اصلاح کی صورت نہیں رہتی ہمارے ملک میں رسم ہے۔ کہ عورت طلاق کے بعد اپنے والدین کے ہاں چلی جاتی ہے۔ جس سے بعض وقت فتنہ زیادہ بڑھ جاتا ہے ؎

الاان یاتین بفاحشۃ مبیّنۃ۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ شریعت نے باہر نکلنے کو بے حیائی قرار دیا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس صورت میں نکل سکتی ہیں کہ ایسی بے حیائی کی حرکت اس سے سرزد ہو۔ جو بالکل ظاہر ہو۔ ایسی ہو کہ مثلاً میں کہتا ہوں۔ کہ اس سے فلاں بے حیائی ظاہر ہوئی ہے۔ یا فلاں دوست کہتا ہے۔ بلکہ ایسی بے حیائی ہو۔ جو پبلک میں ظاہر ہو چکی ہو ؎

تلک حدود اللہ ط ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہٗ۔ اور یہ (باتیں جو اُوپر بیان کی گئی ہیں) اللہ کی حدود ہیں۔ جو شخص اللہ کی حدود سے آگے نکلتا ہے۔ وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ یعنی خود ہی نقصان اٹھاتا ہے ؎

لاتدری لعلّ اللہ یحدث بعد ذٰلک امرًا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ تعالےٰ اس کے بعد کوئی صورت پیدا کر دے ؎

یعنی اے طلاق دینے والے! تجھے کیا معلوم ہے۔ کہ کل وہی عورت تیرے لئے بابرکت ہو۔ اس لئے جلد بازی نہ کرنا۔ شاید بیوی کی اصلاح ہو جائے یا بیوی خیال کرے کہ شاید اس کا خاوند اپنی اصلاح کر لے ؎

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِكُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

پس جب وہ اپنی مدت مقررہ کو پہنچ جائیں۔ یعنی ان کی عدت مقررہ ختم ہونے کے قریب ہو تو پھر ان کو یا تو دستور کے مطابق روک لو۔ یا ان کو دستور کے مطابق علیحدہ کر دو۔ اور اپنے میں سے دو عادل گواہ ٹھیرا لو ؎

یعنی عدت کے ختم ہونے کے قریب دو باتوں میں سے ایک بات ضرور کرو یا تو حسب دستور عورت کو بیوی بنا لو۔ یا حسب دستور علیحدہ کر دو۔ یہ نہ ہو۔ درمیان میں معلقہ چھوڑ دو۔ معلقہ رکھنا جائز نہیں۔

پھر اگر رکھنا ہو یا علیحدہ کرنا ہو تو ایسے موقعہ پر گواہ رکھ لو۔ خاص کر طلاق پر گواہ رکھنا ضروری ہے ؎

وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ لِلّٰہِ ط

اور اللہ کے لئے شہادت کو قائم کرو ؎

یعنی جھوٹی گواہی نہ ہو۔ اور صرف دوستوں کو ہی گواہ نہ رکھ لو۔ بلکہ سچی شہادت ہو اور ذوی عدل کی شہادت ہو ؎

ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط

یہ ایسی بات ہے۔ جس کے متعلق اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو۔ اور جو شخص خدا کا تقوےٰ اختیار کرے گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ مشکلات سے نکلنے کا رستہ بنا دیگا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دیگا۔ جہاں سے اس کو گمان تک نہ ہو گا ؎

وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط

اور جو شخص اپنے کام خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور جھوٹ اور فریب سے کام نہیں لیتا۔ اس کے لئے خدا کافی ہے۔ اسے کسی اور کی مدد کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکی مدد کرتا ہے ⁂

اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ — اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو امر نازل ہوتا ہے اُسے وہ پورا کرتا ہے۔ یعنی جو اس کے مقرب بندے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے وہ جو چاہتا ہے۔ کرا لیتا ہے۔ خواہ دنیا کچھ کرے۔ اور اس کے فیصلہ کو ٹلانے کے لئے کتنا زور لگاتے ⁂

قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا — ہر چیز کا اللہ تعالیٰ نے اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ ان اندازوں کو مت توڑو ⁂

وَالّٰٓیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْھُرٍ وَّالّٰٓیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ط — اور تمہاری عورتوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہوں۔ اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان عورتوں کے لئے بھی جن کو ابھی حیض نہیں آیا۔ اور جو حمل والی عورتیں ہیں۔ انکی عدت یہ ہے۔ کہ وہ اپنا حمل وضع کریں۔ یعنی ان کی عدت وضع حمل ہے ⁂

شک دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جب عورتوں کے ایام حیض بند ہونے پر آتے ہیں۔ تو یکدم نہیں بند ہوتے۔ درمیان میں دفعۃً پڑتا رہتا ہے۔ مثلاً چوتھے پانچویں مہینے میں جا کر حیض آتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ شک ہوتا ہے۔ کہ شاید ابھی پورے طور پر حیض بند نہیں ہوا ⁂

دوسری صورت شک کی یہ ہے کہ حیض بالکل ہی بند ہو گیا ہے تو اس کے پہلے ایام کا اندازہ کر لیا جائے۔ یا اگر پہلا اندازہ یاد نہیں۔ تو پھر تین ماہ کا اندازہ کر لیا جائے۔

ان دونوں صورتوں میں تین ماہ کی مدت ہو گی۔ یضعن حملھن۔ یعنی ان کے حمل کی انتظار ہو۔ خواہ علیحدگی سے چھ ماہ بعد وضع حمل ہو۔ خواہ دوسرے ہی دن ہو جائے ⁂

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا ۔ ذٰلِکَ اَمْرُ اللّٰہِ اَنْزَلَہٗٓ اِلَیْکُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗٓ اَجْرًا ۔ — اور جو شخص خدا کا تقویٰ اختیار کریگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے اس کے لئے آسانی پیدا کر دیگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جسے اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ اور جو شخص خدا کا تقویٰ اختیار کریگا۔ خدا اس کی بُرائیوں کو اس سے دور کر دیگا۔ اس کی بدیوں کو ڈھانپ دیگا۔ ان کا ازالہ کر دیگا۔ اور اس کے لئے اجر کو بڑا کر دیگا۔ جتنی جتنی اس کی توبہ کامل ہوتی جائیگی۔ اُتنا ہی اس کا اجر کامل ہوتا جائے گا ⁂

اَسْکِنُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ — اور ان کو وہاں رکھو۔ جہاں تم خود رہتے ہو اپنے مقدور کے مطابق ⁂

وَلَا تُضَآرُّوْھُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْھِنَّ ط — اور ان کو مت دکھ دو تاکہ انہیں تنگ کرو ⁂

کئی لوگ عورتوں کو اس لئے دکھ دیتے ہیں۔ کہ وہ مہر وغیرہ کا مطالبہ نہ کریں۔ اور یونہی چلی جائیں خدا تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے ⁂

وَاِنْ کُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْھِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ج فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ ج وَاْتَمِرُوْا بَیْنَکُمْ بِمَعْرُوْفٍ — اور اگر وہ حمل والی ہوں تو ان کو وضع حمل تک خرچ دو پھر وضع حمل کے بعد اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں۔ تب بھی ان کو خرچ دو۔ اور پھر بچہ کے متعلق مشورہ بھی آپس میں کر لیا کرو کیونکہ وہ بہر حال بچہ کی ماں ہے۔ نوکر نہیں ⁂

اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بیوی کا حق اسلام نے کس قدر رکھا ہے۔ باوجود طلاق کے پھر اس کو خرچ دینا اور اس سے مشورہ کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ جبکہ وہ بچہ کی ماں ہو۔ لیکن ہمارے ملک میں طلاق کے وقت عورت کا حق بیوی کے مطابق بھی نہیں دیا جاتا۔ چہ جائیکہ اس کا حق بچہ کی ماں کے برابر سمجھا جائے ⁂

وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَہٗٓ اُخْرٰی — اور اگر تم ایک دوسرے پر مشکل ڈالو۔ تو پھر کوئی اور عورت بچہ کو دودھ پلائے ⁂

لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِہٖ ط وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰہُ اللّٰہُ ط لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰھَا ط سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا — چاہیئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے یعنی تنگی نہ کرے۔ اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے۔ وہ اُتنے ہی رزق سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ ہر نفس پر اتنی ہی ذمہ واری ڈالتا ہے۔ جتنی کہ وہ طاقت رکھتا ہے۔ اور مشکل کے بعد آسانی پیدا کر دیگا ⁂

سُورۃ الطلاق رکوع دوم

وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّھَا وَرُسُلِہٖ فَحَاسَبْنٰھَا حِسَابًا شَدِیْدًا وَّعَذَّبْنٰھَا عَذَابًا نُّکْرًا — اور کئی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم سے انکار کیا۔ اور اس کے رسولوں کے فیصلہ سے سرکشی کی۔ ان کے احکام کو نہ مانا۔ تو ہم نے ان کا بڑی سختی سے حساب لیا۔ اور ایسا عذاب دیا۔ جو بہت سخت تھا ⁂

عذابًا نکرًا۔ ایسا عذاب جو نہایت ہی تلخ اور تکلیف دہ ہو۔

دنیا میں عذاب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عذاب وہ ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کو نظر نہیں آتے۔ مثلاً انبیاء کا انکار اور مقابلہ کرنا۔ سچائیوں کا انکار۔ یہ ایسا عذاب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو دوسرے لوگوں کو محسوس نہیں ہوتا۔ چونکہ ایک شخص سچائی کا انکار کرتا ہے۔ اس لئے انبیاء کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور نبی کا مقابلہ کرنا خود اپنی ذات میں عذاب ہے۔ اور اس بات کی علامت ہے۔ کہ وہ شخص خدا سے دُور ہو گیا۔ جسے خدا سزا دینا چاہتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگ اس کو عذاب نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ چونکہ انھوں نے اس کو عذاب نہ سمجھا۔ اس لئے ہم نے ان کے لئے ایسا عذاب مقرر کیا۔ جس کو وہ بھی محسوس کرنے لگے۔ اور انھوں نے سمجھ لیا۔ کہ ہم عذاب میں گرفتار ہیں ؀

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝	پس انھوں نے اپنے کام کا وبال چکھ لیا یعنی عذاب محسوس کیا۔ اور ان کے کام کا نتیجہ نقصان تھا ؀

اَصَابَ۔ ایسے عذاب پر بولا جا سکتا ہے۔ جو محسوس نہ ہو۔ اور ذَاقَتْ ایسے عذاب کے لئے آتا ہے جس کو لوگ محسوس کریں۔ پھر ایک عذاب کچھ مدت تک رہ کر ہٹ جاتا ہے اور ان لوگوں کو جن پر عذاب آتا ہے۔ اصلاح کا موقعہ مل جاتا ہے۔ لیکن ایک وہ عذاب ہوتا ہے جو بالکل تباہ ہی کر دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ عاقبۃ امرھا خسرًا۔ ان پر ایسا عذاب آیا جس نے ان کے انجام کو برباد کر دیا۔ سوائے گھاٹے اور نقصان کے انہیں کچھ حاصل ہُوا ؀

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۖۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ	اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کیا ہے۔ پس اے عقلمندو! تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ عقلمند وہی لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے ہیں ؀

الٰہی اصطلاح میں عقلمند وہی ہوتا ہے۔ جو ایمان لائے۔ کیونکہ حقیقی طور پر ایماندار ہی صحیح اعمال بجالاتا ہے۔ مگر دنیا کی نظروں میں ایماندار بیوقوف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو ماننے والے ہمیشہ وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو دنیا کی نظروں میں بے وقوف سمجھے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کو بیوقوف خیال کیا جاتا تھا۔ بڑے بڑے عمائد کہتے تھے۔ یہ بیوقوف لوگ ہیں۔ جو اپنے مال اور جانیں ضائع کر رہے ہیں۔ اب اس زمانہ میں بھی دین کی خدمت کرنے والوں کو لوگ بے وقوف سمجھتے ہیں۔ یہ غلطی لوگوں کو اس لئے لگتی ہے کہ جہاں دین کی ضرورت کا سوال آتا ہے۔ وہاں مؤمن دین کو مقدم کرتا ہے۔ اور دنیا کی پرواہ نہیں کرتا۔ دنیا کا نقصان برداشت کر لیتا ہے۔ اس سے نادان سمجھتے ہیں۔ بیوقوفی سے اس نے ایسا کیا۔ حالانکہ عقلمندی وہی ہوتی ہے ؀

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝	فرماتا ہے اے مؤمنو! اللہ نے تمہاری طرف ذکر اتارا ہے

یعنی اپنی تعلیم اُتاری ہے۔ دُنیا کی دولتیں دُنیا کے سامان کس چیز سے روکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تعلیم سے روکتے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت وہی تعلیم ذریعہ شرافت اور عزت ہوتی ہے ؀

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ	رسول جو تم کو اللہ کے احکام پڑھ کر سُناتا ہے۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ اور صالح

اعمال بجالاتے ہیں۔ تاریکیوں سے نکال کر نُور کی طرف لیجائے ؀

کیا ایسی تعلیم سے دنیا کے مال اور سامان روک سکتے ہیں۔ اس وقت بھی سینکڑوں ہزاروں آدمی ہیں۔ جو دل میں احمدیت کو سچا سمجھتے ہیں۔ مگر قبول نہیں کرتے۔ محض اس ڈر سے کہ عزت جاتی رہے گی۔ بعض کو تو عزت کا خوف حق کے قبول کرنے سے روک رہا ہے۔ اور بعض کو وجاہت روک رہی ہے۔ بعض کے لئے مال و دولت روک بنے ہوئے ہیں۔ بعض کو زمینداره کام حق نہیں قبول کرنے دیتا۔ بعض کو تجارتی اغراض اور مفاد مانع ہو رہے ہیں۔ کئی ہیں۔ جن کو غلط آزادی حق سے انکار کرا رہی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ حق کو قبول کریں گے۔ تو آزادی جاتی رہے گی۔ اور غلامی اختیار کرنا پڑیگی۔ کئی ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ مال قربان کرنا پڑے گا۔ پچھلے دنوں ایک بڑے رئیس کو جو غیر احمدی ہے۔ چندہ کے لئے تحریک کی گئی۔ تو اس نے کہا۔ تم چاہتے ہو۔ کہ ہم غریب ہو کر لوگوں سے مانگتے پھریں۔ اسلام کے لئے اور مُسلمانوں کی ترقی کے لئے ان سے چندہ مانگا گیا تھا۔ اور ان کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ اپنی اغراض اور مفاد کے لئے تو ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ مگر جہاں اسلام کی عزت اور حفاظت کے لئے مالی قربانی کا سوال آتا ہے۔ وہاں سمجھتے ہیں۔ کہ اگر مال خرچ کیا تو ہم کنگال ہو جائینگے ؀

پس کئی قسم کے دنیاوی خیالات ہیں۔ جن کی وجہ سے لوگ حق کو قبول نہیں کرتے حالانکہ حق کو خوب سمجھتے ہیں۔ ان کے دل سچائی کا اقرار کر رہے ہوتے ہیں ؀

ذکر کے معنے ہیں ذریعہ عزت و شرف۔ شریعت۔ یعنی تمہارے لئے شریعت اتاری ہے۔ تمہارے لئے عزت و شرف کا سامان اُتارا ہے۔ وہ کیا سامان ہے۔ وہ رسول ہے۔ ایک رسول اُتارا ہے۔ جو تمہارے سامنے ہمارے احکام بیان کرتا ہے ؀

مُبَيِّنٰتٍ۔ ایسے احکام جو حقیقی علم و عقل پر مبنی ہوں ؀

فرمایا:۔ یہ رسول تمہارے سامنے حقیقی علم و عقل کی باتیں بیان کرتا ہے۔ وہ ایسی صداقتیں بیان کرتا ہے۔ جن کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس زمانہ میں دیکھ لو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کو دنیا کے سامنے ایسی صورت میں پیش کیا ہے۔ کہ آج آپ کی جماعت کا ایک چھوٹے سے چھوٹا آدمی بھی ایسے رنگ میں بیان کر سکتا ہے۔ کہ لوگ عش عش کر اٹھتے ہیں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُصول کو لے کر ولایت تک پہنچا۔ اور جس نے بھی ان باتوں کو سُنا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائیں۔ حیرت کا اظہار کرنے لگا۔ اور تسلیم کرنے پر مجبور ہوا کہ اس تعلیم پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا ؀

نبی جب آتا ہے۔ تو اس کو ماننے والی قوم کے دماغ کی ترقی اور ان کے ذہن کا ارتقا وہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے عقل مند اس کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں ؀

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝	اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور نیک اعمال بجالاتا ہے اس کو اللہ ایسے باغوں میں داخل کریگا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ ہمیش اس میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ رزق مہیا کریگا ؀